رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۲۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

قادیان

روزنامہ

الفضل

ایڈیٹر:- غلام نبی

The DAILY ALFAZL QADIAN

تار کا پتہ الفضل قادیان

رجسٹرڈ ایل ۵۱

ٹیلیفون نمبر

قیمت ششماہی اندرون ہند لعہ

قیمت ششماہی بیرون ہند لعہ ۹

جلد ۲۳	مورخہ ۳ ر رمضان ۱۳۵۴ھ	یوم شنبہ	مطابق ۳۰ ر نومبر ۱۹۳۵ء	نمبر ۱۳۰

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۸- نومبر سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق آج کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی صحت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے ::

آج حضور نے محلہ دار السعۃ کی مسجد کا افتتاح فرمایا۔ اور مغرب کی نماز اس مسجد میں پڑھائی ::

آج سے جناب شیخ عبد الرحمٰن صاحب مصری ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ نے مسجد اقصےٰ میں درس قرآن مجید دینا شروع کر دیا ہے

نہایت افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے۔ کہ ۲۷-۲۸ نومبر کی درمیانی رات بابو وزیر محمد صاحب اوورسیر وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون مرحوم نہایت مخلص احمدی تھے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے جنازہ پڑھا۔ اور نعش کو کندھا دیا۔ مرحوم مقبرہ بہشتی میں دفن کئے گئے۔ احباب دُعائے مغفرت کریں ::

ملک عبد العزیز صاحب ابن ملک غلام حسین صاحب رہتاسی کی اہلیہ صاحبہ بھی فوت ہو گئی ہیں۔ تھوڑے سے عرصہ میں یہ اس خاندان میں پانچویں موت ہے۔ احباب مرحومہ کے لئے دعا مغفرت کریں۔ اور لواحقین کے لئے دعا فرمائیں۔ کہ خدا انکا حامی و ناصر ہو ::

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

دو یقینی اور قطعی عالم

(فرمودہ ۳۰- نومبر ۱۹۰۵ء)

"دو عالم ہیں۔ جو یقینی الوجود ہیں۔ ایک تو یہی عالم جس میں ہم اب ہیں۔ اور زندگی بسر کر رہے ہیں۔ دوسرا وہ عالم جس میں مرنے کے بعد ہم داخل ہوتے ہیں۔ چونکہ انسان کو اس کا وسیع علم نہیں ہوتا۔ اس لئے اسے وہمی سمجھتا اور اس سے کراہت کرتا ہے۔ اس کی وجہ بجز اس کے اور کچھ نہیں کہ اس کی خبر نہیں۔ اور اس عالم میں چونکہ رہتا ہے۔ اور اس کی خبر اور اطلاع ہے۔ اس لئے اس سے محبت کرتا ہے۔ اور اسی میں رہنا چاہتا ہے۔ اگر اس عالم پر پورا یقین ہو جائے۔ تو اس عالم سے چلا جانے کا کوئی غم اس کو نہ ہو۔ اور ایسی صورت میں یہ عالم تو اسی قدر ہے۔ کہ جیسے مسافر کسی جگہ کو کوچ کرنے کی طیاری کرے۔ تو زاد راہ کا بندوبست کر لیتا ہے۔"

(الحکم ۱۰ر دسمبر ۱۹۰۵ء)

کینٹن (چین) میں جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

ہانگ کانگ ۲۷ نومبر۔ کینٹن میں جلسہ سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نہایت شاندار طور پر منایا گیا ۔

کراچی کے جلسہ سیرۃ النبیؐ میں احرار کی شرانگیزی

سندھ پراونشل نیشنل لیگ کراچی کا پروٹسٹ

کراچی ۲۷ نومبر (بذریعہ تار) آج سندھ پراونشل نیشنل لیگ کا ایک اہم اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل ریزولیوشنز پاس کئے گئے۔

(۱) ہم ممبران سندھ پراونشل نیشنل لیگ کراچی بعض غیر ذمہ دار مفسدہ پرداز اور شوریدہ سر احرار کے سخت قابل اعتراض رویہ کے خلاف جس نے محض تعصب اور تنگ نظری کی بناء پر ۲۴ نومبر سات بجے شام احمدیہ ایسوسی ایشن کراچی کے زیر اہتمام منعقدہ جلسہ سیرۃ النبی (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) میں شور وشر ڈالا پر زور پروٹسٹ کرتے ہیں۔

(۲) ہم ان معزز غیر مسلم اصحاب کا جو ایسوسی ایشن کی طرف سے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنی عقیدت کے اظہار کے لئے مدعو کئے گئے تھے۔ اور جنہوں نے حاضرین کی اکثریت سمیت ان فتنہ پردازوں کے شرمناک رویہ کو روکنے کی کوشش کی شکریہ ادا کرتے ہیں۔

(۳) محمد دین کلرک جنرل پوسٹ آفس اور بدر رشید ٹیچر نے جلسہ میں شور وشر پھیلانے میں سب سے نمایاں حصہ لیا ہے۔ سرکاری ملازم ہونے کی حیثیت سے ان کا ایک پر امن جلسہ کو خراب کرنے کی کوشش کرنا اور بھی زیادہ قابل اعتراض ہے۔ لہٰذا ہم حکام محکمہ ڈاک و تعلیم کو اس امر کی طرف توجہ دلاتے ہوئے توقع کرتے ہیں۔ کہ ان فتنہ پروروں سے بازپرس کرکے انہیں پوری پوری سزا دی جائے۔ سیکرٹری سندھ پراونشل نیشنل لیگ کراچی

جماعت احمدیہ کی سالانہ جلسہ کی شان وشوکت بڑھانے کے لئے تیاری

جلسہ سالانہ ۲۵-۲۶-۲۷ دسمبر کو ہوگا

اس سال خدا تعالیٰ کے فضل کے ماتحت جماعت احمدیہ کا سالانہ جلسہ ۲۵، ۲۶ و ۲۷ دسمبر کو ہوگا۔ دور ونزدیک کے احباب کو ابھی سے اس میں شمولیت کی تیاری کا فکر کرنا چاہیئے۔ اور نہ صرف خود اس بابرکت تقریب کے فیوض سے بہرہ اندوز ہونا چاہیئے۔ بلکہ دوسرے اصحاب کو بھی اپنے ساتھ لانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ یہ سال جماعت احمدیہ کی تاریخ میں ایک خاص سال شمار ہوگا۔ کیونکہ اس کے دوران میں احرار کی شرارتیں اور اشتعال انگیزیاں انتہاء کو پہونچ گئیں۔ اور انہوں نے بعض حکام اور دوسری طاقتوں سے امداد حاصل کرکے جماعت احمدیہ کے استیصال کے لئے ہر ممکن کوشش کی۔ جماعت احمدیہ کو اپنے سالانہ اجتماع کی شان وشوکت کو پہلے سے بھی بڑھا کر دکھا دینا چاہیئے کہ معاندین کی مخالفانہ سرگرمیاں ان کے جوش واخلاص میں اضافہ کا موجب ہوئی ہیں۔ اور اس کی یہی صورت ہے۔ کہ احباب پہلے سے بہت زیادہ تعداد میں شریک جلسہ ہوں ۔

امتحان میں کامیابی

یہ خبر خوشی سے سنی جائے گی۔ کہ محمد احمد صاحب ابن ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب انچارج نور ہاسپٹل نے میڈیکل سکول حیدرآباد سندھ سے آخری امتحان میں کامیابی حاصل کی ہے مبارک ہو۔ احباب اس کی دینی ودنیوی ترقی کے لئے دعا فرمائیں ۔

ضروری التماس

والد صاحب قبلہ جناب مولوی محمد عثمان صاحب لکھنوی کی طبیعت علیل ہے۔ ڈاکٹروں نے ہائی بلڈ پریشر ۱۸۰ کے قریب بتایا ہے۔ ان کے احباب اور واقفوں سے التماس ہے۔ کہ والد صاحب کی صحت کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔

محمد یٰسین ثانی رحمت منزل لکھنؤ

اعلانِ تعطیل

گذشتہ ہفتہ میں الفضل کے پے در پے تین خاص نمبر معمولی پرچہ سے زیادہ حجم میں اور بہت زیادہ تعداد میں شائع کئے گئے ہیں۔ چونکہ ان ایام میں کارکنوں کو رات دن کام کرنا پڑا ہے۔ اس لئے یکم دسمبر کا اخبار شائع نہیں ہوگا۔ اور ۲ دسمبر کو حسب معمول تعطیل رہے گی ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۳ رمضان ۱۳۵۴ھ

قادیان کے متعلق احرار کی صریح غلط بیانیاں

احرار اپنی تمام چالاکی اور ہوشیاری سے کام لینے کے باوجود قادیان میں فتنہ پردازی اور امن شکنی میں بڑی طرح ناکام رہنے کے بعد اب کھسیانی بلی کھمبا نوچے کا نظارہ پیش کر رہے ہیں۔ اور اس دن سے جبکہ حکومت نے نقص امن کے اندیشہ سے انہیں قادیان آنے سے روک دیا ہے۔ ایسی داستانیں گھڑنی شروع کر دی ہیں۔ جن میں احمدیوں پر ظلم و ستم کے سراسر جھوٹے الزامات لگائے جاتے ہیں۔ اور یہ ظاہر کیا جاتا ہے کہ قادیان کے وہ غیر احمدی جو احرار کے ہتے چڑھے ہوئے ہیں۔ سخت مصائب و مشکلات میں مبتلا ہیں:۔

اول تو یہی بات قابل غور ہے۔ کہ احرار کے قادیان میں داخلہ پر پابندی عائد ہوتے ہی الزام تراشی کا یہ سلسلہ جو کچھ دنوں سے بند تھا پھر شروع کر دیا گیا ہے۔ جس کا صاف مطلب یہ ہے۔ کہ احرار نے اپنی ناکامی سے چڑ کر یہ رویہ اختیار کیا ہے۔ دوسرے جبکہ مرکزی جماعت احمدیہ نے حکام اور تمام دوست و دشمن پر ثابت کر دیا ہے۔ کہ وہ نہایت اشتعال انگیز اور بے حد صبر شکن حالات میں بھی پر امن رہی ہے۔ تو اب کس طرح ممکن تھا۔ کہ اس کی طرف سے کوئی خلاف امن اور خلاف قانون واقعہ سرزد ہوتا۔ پھر جبکہ ان ایام میں حکام اور پولیس کی کافی جمعیت قادیان میں موجود تھی تو وہ کیونکر کوئی خلاف قانون بات برداشت کر سکتی تھی:۔

حقیقت یہ ہے۔ کہ احرار کا یہ سارا شور و شر محض اس لئے ہے۔ کہ ایک تو عوام الناس کو احمدیوں کے خلاف اشتعال دلائیں۔ اور جہاں جہاں بھی ان کا بس چلے۔ احمدیوں کو اپنے ظلم و ستم کا اور زیادہ نشانہ بنائیں۔ دوسرے وہ حکام جن کے بل بوتے۔ اور جن کی ظاہرہ اور پوشیدہ امداد سے وہ مرکز احمدیت میں ستم رانی کو انتہا تک پہنچا چکے ہیں۔ ان کو اپنی امداد کے لئے آمادہ کر سکیں۔ لیکن وہ شخص جو احرار کی بیان کردہ افترا پردازیوں پر ضد اور کینہ سے علیحدہ ہو کر غور کرے گا۔ اسے معلوم ہو جائیگا۔ کہ ان میں حقیقت اور واقعیت کا قطعاً کوئی شائبہ نہیں پایا جاتا۔ ذیل میں چند امور بطور نمونہ پیش کئے جاتے ہیں:۔

۱ - ۲۳ - نومبر کے ترجمان احرار "مجاہد" میں "مرزائی امت نے قادیان میں اندھیر مچا رکھا ہے"۔ "مسلمانوں کی مسجد کے صحن کو مرزائیوں نے کھود ڈالا"۔ "صحن مسجد میں غلاظت کے ڈھیر لگائے"۔ کے عنوانات کے ماتحت لکھا ہے:۔

"ریتی چھلہ میں مسلمانوں نے مسجد کی حد بندی کرا رکھی تھی۔ پہلے تو مرزائیوں نے اپنی سمال ٹون کمیٹی کے ذریعہ مسلمانوں کی مسجد کے صحن میں کوڑا کرکٹ کے انبار لگا دیئے۔ اب اپنی مسجد کی تعمیر کے لئے مسلمانوں کی مسجد کا صحن کھود ڈالا۔ اور تمام مٹی بطور گارا استعمال کرنے کے لئے اٹھا کر لے گئے۔ مسلمان سخت بے بسی کے عالم میں ہیں"۔

لیکن یہ سب کچھ محض جھوٹ ہے۔ احرار نے ریتی چھلہ میں نہ تو مسجد کی کوئی حد بندی کرا رکھی تھی۔ اور نہ وہ ایسا کر سکتے تھے۔ کیونکہ دوسروں کی مقبوضہ یا شاملات دیہہ زمین پر مسجد بنانے کا انہیں کوئی حق نہیں۔ اور جب سرے سے ان کی کوئی مسجد ہی نہ تھی۔ تو مسجد کے صحن کو کھودنے اور صحن مسجد میں غلاظت کے ڈھیر لگانے کا الزام بھی بالکل غلط ثابت ہو گیا:۔

عجیب بات ہے۔ کہ قادیان میں تو ایسی جگہ جس سے احرار کو کوئی تعلق اور واسطہ نہیں بغیر کسی نام و نشان کے احرار کو "مسجد" نظر آ گئی۔ "مسجد کا صحن" نظر آ گیا۔ صحن میں غلاظت کے ڈھیر بھی نظر آ گئے۔ تمام مٹی اٹھا کر لے جانا بھی نظر آ گیا۔ اور اسے انہوں نے "قادیان میں اندھیر" قرار دے دیا۔ لیکن شہید گنج کی مشہور و معروف مسجد کی عالی شان عمارت باوجود احرار کے اڈا کے بالکل قریب واقع ہونے کے بالکل نظر نہ آئی۔ اس کو کلیۃً تباہ و برباد کر دیا۔ اور اس کی اینٹ سے اینٹ بجا دینا انہیں ناگوار نہ گزرا۔ اس کی خاطر ہزارہا مسلمانوں کی چیخ و پکار انہیں سنائی نہ دی۔ حتےٰ کہ ان پر گولیاں چلنا۔ اور ان کا خون بہنا بھی دکھائی نہ دیا۔ اور انہوں نے اس المناک موقعہ پر صرف یہ کہہ دینا کافی سمجھا۔ کہ مسجد شہید گنج کی حفاظت کی نسبت انگریزوں سے ہندوستان آزاد کرانا زیادہ ضروری ہے۔ یعنی جب تک مسلمان ہندوستان آزاد نہ کرا لیں شہید گنج ایسی مسجد کے انہدام کو کچھ وقعت نہ دیں۔ جن لوگوں نے ایک عظیم الشان مسجد کے متعلق ایسا شرمناک رویہ اختیار کیا۔ انہیں کیا حق ہے۔ کہ قادیان میں دوسروں کی مملوکہ اراضی کو اپنی مسجد بتا کر بے ہودہ شور مچائیں:۔

۲ - ۲۴ - نومبر کے "مجاہد" میں "تلواروں نیزوں برچھوں اور بھالوں سے مسلح مرزائی قصبہ میں گشت لگاتے اور عوام کو مرعوب کرتے ہیں"۔ "باہر سے آئے ہوئے قادیانیوں نے اشتعال انگیز نعرے لگائے"۔ عنوانات کے ماتحت دل کھول کر غلط بیانیوں سے کام لیا گیا ہے۔ جیسا کہ پہلے لکھا جا چکا ہے۔ اس موقعہ پر آل انڈیا نیشنل لیگ کے والنٹیئرز اپنی اپنی ڈیوٹی پر مقرر تھے۔ اور ان کے پاس صرف اٹھیاں تھیں۔ دوسرے لوگوں میں سے کسی کسی کے پاس بے شک تلوار تھی۔ مگر نیزہ۔ برچھا اور بھالا تو کسی ایک کے پاس بھی نہیں تھا۔ اور نہ کسی نے کوئی اشتعال انگیز نعرہ لگایا۔ ان امور کی تصدیق سرکاری افسروں سے کی جا سکتی ہے۔ لیکن وہ احرار جو ننگی تلواروں کے ساتھ جلوس نکالتے۔ نہایت اشتعال انگیز نعرے لگاتے اور ہر شریف انسان کی عزت و آبرو کے لئے خطرہ کا باعث بنے ہوئے ہیں۔ انہیں کسی احمدی کے پاس تلوار ہونے پر کیا اعتراض ہو سکتا ہے:۔

۳ - ۲۶ - نومبر کے "مجاہد" میں "ایک مرزائی نے ایک مسلم کو چاقو سے زخمی کر دیا"۔ کے عنوان سے لکھا ہے:۔ "ایک حجام مسمی بشیر احمد پر ایک مرزائی حفیظ اللہ نے اچانک چاقو سے حملہ کر دیا"۔ حالانکہ بات صرف یہ ہے۔ کہ حفیظ اللہ نے جو ایک چھوٹا سا لڑکا ہے۔ بشیر حجام سے جو اس سے کچھ بڑا ہے۔ حجامت بنوائی۔ لیکن جب وہ مزدوری دے کر چلا۔ تو حجام مذکور نے اسے پکڑ لیا۔ اور اس کا گلا دبایا۔ اس نے تنگ آ کر گلا چھڑانے کے لئے اپنا ٹوٹا سا چاقو اس کے بازو پر چبھویا۔ یہ ہے وہ خطرناک حملہ جس کے متعلق شور مچایا جا رہا ہے۔ ایک طرف تو شور مچایا جاتا ہے۔ کہ احمدیوں نے قادیان کے پیشہ ور لوگوں سے بائیکاٹ کر رکھا ہے۔ ان سے اپنا کوئی کام نہیں کراتے۔ اور دوسری طرف یہ حالت ہے۔ کہ ایک چھوٹا بچہ ایک احراری حجام کے لڑکے سے اجرت ادا کر کے حجامت بنواتا ہے۔ مگر اس کے بدلہ میں ایک طرف تو اسے مصیبت میں مبتلا کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اور دوسری طرف اخبار میں شور مچایا جاتا ہے۔ کہ "خلیفہ قادیان کے خطبات رنگ لا رہے ہیں"۔ ایک مرزائی نے ایک مسلم کو چاقو سے زخمی کر دیا:۔

اس سے ظاہر ہے۔ کہ شریر اور فتنہ پرداز پیشہ ور لوگوں سے کام نہ لینا اس لئے ہے۔ کہ انہیں کسی شرارت کا موقعہ نہ دیا جائے:۔

۴ - ۲۷ - نومبر کے "مجاہد" میں ایک طرف تو یہ لکھا ہے کہ "سرکاری کارندے اور مرزائی رضا کاروں نے ملحقہ دیہات کے راستوں پر ناکہ بندی کر دی"۔ اور ساتھ ہی دروغگورا حافظہ نباشد کا مصداق بن کر یہ لکھ دیا ہے۔ کہ اس دن "بہرحال مسجد ارائیاں میں خلاف معمول رونق زیادہ تھی"۔ اگر یہ بتا دیا جاتا۔ کہ مسجد ارائیاں میں جمع ہونے والے سرکاری کارندوں اور احمدیوں کی ناکہ بندی کو شین گنوں سے توڑ کر نکل گئے تھے۔ تو ایک بات بھی تھی۔ ورنہ مسجد ارائیاں میں خلاف معمول رونق ہونے کی وجہ سوائے اس کے کیا ہو سکتی ہے۔ کہ ناکہ بندی کی خبر بالکل غلط ہے:۔

اس قسم کی غلط بیانیاں اس لئے کی جا رہی ہیں تاکہ جماعت احمدیہ کے فرضی مظالم کی اس داستان کو جسے مسٹر کھوسلہ نے مرتب کیا تھا اور جس کی دھجیاں عدالت عالیہ لاہور میں اڑ چکی ہیں پھر تقویت پہنچائی جائے۔ اسی لئے ہر جھوٹ کے ساتھ یہ لکھ دیا جاتا ہے۔ کہ قادیان کے غیر احمدی باشندوں میں دہشت پھیل گئی۔ وہ سخت ہراساں نظر آتے ہیں۔ ان کی روتے روتے ہچکیاں بندھ گئی ہیں لیکن جھوٹ آخر جھوٹ ہی ہے:۔

ملفوظات حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

چند سوالات کے جواب

سوال ۱ حضور کی طرف سے جو چیلنج مباہلہ شائع ہوا ہے۔ اور جس میں آپ نے احرار سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی عظمت کے متعلق مباہلہ کرنا منظور فرمایا ہے۔ اس کے متعلق بعض لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ جب حضرت مرزا صاحب (علیہ الصلوٰۃ والسلام) نے اکیلے ہونے کی صورت میں بعض علماء سے مباہلہ کیا ہے۔ تو پھر حضور کیوں کسی ایک لیڈر احرار سے مباہلہ تجویز نہیں فرماتے۔ خدا تعالےٰ کا معاملہ دونوں صورتوں میں خواہ ایک ہو۔ یا جماعت۔ ایک ہی ہوگا۔

جواب۔ ہر زمانہ کے حالات کے مطابق معاملہ ہوتا ہے۔ اب تبلیغ بہت ہو چکی ہے اور ضرورت ہے کہ نشان کو وسیع کیا جائے

سوال ۲ (۱) مخالفین کی طرف سے جس قدر لوگ مباہلہ میں شامل ہوں گے۔ کیا وہ سب کے سب مر جائیں گے۔ (ب) اور کیا ایک احمدی بھی نہیں مرے گا۔ یا نسبتاً احمدی کم مریں گے۔ اور احرار زیادہ۔

جواب۔ مباہلہ میں لعنت کا لفظ ہے۔ پس لعنت نتیجہ ہوگا۔ موت ضروری نہیں بعض عذابوں میں احمدی بالکل محفوظ رہیں گے۔ بعض میں نسبتی اثر ہوگا۔ مثلاً موت ہے اس میں نسبتی نتیجہ ہو سکتا ہے۔ مگر کوئی ذلت کا عذاب ہو۔ تو اس میں احمدی خدا تعالےٰ کے فضل سے کلی طور پر محفوظ رہیں گے۔

سوال ۳ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مولوی عبد الحق کے ساتھ مباہلہ کیا یا نہیں اگر کیا تو کیا موت کی صورت تھی۔ یا صرف ذلت کی۔

جواب۔ ان کو خدا تعالےٰ نے ذلت کا عذاب دیا تھا اور جسمانی عذاب بھی۔

سوال ۴ اگر فرض کر لیا جائے۔ کہ مباہلہ میں شامل ہونے کی صورت میں جب لوگ عذاب کے آثار دیکھیں۔ اور دل میں ڈر جائیں تو کیا ایسی صورت میں مباہلہ کا اثر جاتا رہیگا۔ اور وہ لوگ بچ جائیں گے۔ پھر مباہلہ کی صورت کس طرح فیصلہ کن ہو سکتی ہے۔

جواب۔ دلی خوف مباہلہ کی صورت میں نہیں بچا سکتا۔ سوائے اس کے کہ آثار ظاہر ہو جائیں۔

سوال ۵۔ اگر کوئی شخص حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر۔ یا آپ کی ذات والا صفات پر غلط الزامات لگاتا ہے۔ تو کیا کوئی احمدی حلف مؤکد بعذاب کے لئے مخالف کو بلا سکتا ہے۔ اور کیا یہ صورت مباہلہ کی ہوگی اور اس کا اثر پڑے گا یا نہیں۔ موت کی صورت ہوگی۔ یا کوئی اور۔

جواب۔ یہ مباہلہ نہیں۔ مگر ایسا شخص عذاب میں مبتلا ہو سکتا ہے۔

سوال ۶۔ اگر احمدی جماعت اور دیگر فرقہائے اسلامیہ کے درمیان مباہلہ ہو۔ اور دونوں فریق میں سے کوئی بھی میعاد مقررہ میں ہلاک نہ ہو تو کیا ایسی صورت میں دونوں فریق کاذب ہوں گے یا دونوں بچے۔

جواب۔ نہیں کیونکہ موت شرط نہیں عذاب کی شرط ہے۔ عذاب کو دیکھنا ہوگا۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ سچا طریق مباہلہ ہو۔ اور عذاب بالکل نہ آئے۔

سوال ۷۔ احرار کی طرف سے عام طور پر یہ اعتراض کیا جاتا ہے۔ کہ مرزا صاحب باوجود نبی ہونے کے اپنی زمین شرعی طور پر لڑکیوں میں تقسیم نہ کر سکے۔ اور لڑکیوں کو اپنی جائداد کا حصہ نہ دیا۔ حضور کا اس کے متعلق کیا ارشاد ہے

جواب۔ یہ جھوٹ ہے اور احمقانہ اعتراض ہے۔ احمقانہ اس لئے کہ ورثہ بعد میں تقسیم ہوتا ہے۔ اگر فرض کرو لڑکیوں کو ورثہ نہ ملا۔ تو وارثوں پر اعتراض ہوگا۔ نہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر۔ جھوٹ اس لئے کہ لڑکیوں کو حصہ ملا ہے۔ اور ہم نے خود تقسیم کیا ہے۔ وہ اپنے حصہ کی زمین پر قابض ہیں۔

سوال ۸۔ (ا) جو عہد نامہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے سامنے پیش کیا تھا کہ میں آیندہ کوئی انذاری پیشگوئی نہیں کروں گا۔ کیا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر وحی کا نزول صرف مجمل طور پر ہوتا تھا۔ اور اس کی مکمل کیفیت یعنی جن کے متعلق انذاری پیشگوئی ہوتی۔ جداگانہ طور پر دکھائی جاتی اور حضور ان لوگوں سے پھر اجازت طلب کر کے پیشگوئی شائع فرماتے۔ (ب) اگر پیشگوئی میں ہی ان لوگوں کے نام بتائے جاتے۔ تو پھر کیا آپ اس عہد نامہ کے مطابق شائع نہ فرماتے۔ اگر یہ صورت ہو۔ تو پھر حضور پر وحی کے اخفا کا الزام (نعوذ باللہ) آتا ہے۔ اگر شائع کرتے تو عہد نامہ ٹوٹتا۔ حضور اس کو حل فرما کر مطمئن فرمائیں۔

جواب۔ اصل انذار وہ ہے جو مجمل ہو اسے نبی نہیں چھپا سکتا۔ کیونکہ وہ نبی ہی نہیں ثابت ہو سکتا۔ تفصیلات اشخاص کی نسبت صرف حالات کے ماتحت ہوتی ہیں۔ اگر لوگ ان کا مطالبہ چھوڑ دیں۔ تو اللہ تعالےٰ کی طرف سے ان کے شائع کرنے کا حکم نہیں ہوتا۔

سوال ۹ (ا) اسمہٗ احمد کی پیشگوئی جماعت احمدیہ کی طرف سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر چسپاں کی جاتی ہے کیا اس سے پہلے بھی کسی بزرگ نے ایسا کیا ہے۔

جواب۔ پہلے بزرگ کس طرح کر سکتے تھے۔ جبکہ ان کے زمانہ کی چیز نہ تھی

(ب) جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ اس پیشگوئی کو حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر چسپاں فرماتے رہے۔ اور اس کا مصداق نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو قرار دیتے رہے۔ تو بعد میں اس پیشگوئی کو کیوں حضرت مسیح موعود پر چسپاں کیا گیا۔

جواب۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ازالہ اوہام میں اور حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ نے درس میں یہی معنی کئے ہیں۔

سوال ۱۰۔ بعض علماء ختم نبوت پر یہ دلیل پیش کرتے ہیں کہ ہر ایک نبی نے بہت سے نبیوں کی پیشگوئی کی۔ لیکن حضرت مسیح نے صرف احمد نبی کی پیشگوئی فرمائی۔ اگر اور انبیاءؑ آنے ہوتے۔ تو حضرت مسیح صرف ایک نبی کی پیشگوئی نہ فرماتے۔ نیز یہ بھی ارشاد فرمایئے کہ اس آیت میں مصدقاً لما بین یدی من التوراۃ کے معنی کیا ہیں۔ کیا تصدیق پیشگوئی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ہے۔ جو تورات میں تھی یا صرف کتاب تورات کی۔

جواب۔ یہ درست نہیں کہ ہر نبی نے بہت سے نبیوں کی پیشگوئی کی۔ مخالف سے حضرت یوسف۔ حضرت داوٗد۔ حضرت سلیمان حضرت زکریا علیہم السلام کی پیشگوئیاں دریافت کریں۔ مصدقاً لما بین یدی من التوراۃ کے معنی یہ ہیں۔ کہ تورات میں جو ایک نبی کی پیشگوئی تھی۔ وہ میرے ذریعہ پوری ہوئی ؛

اخبار ”سول“ کی دل آزار حرکت

اخبار ”سول اینڈ ملٹری گزٹ“ اپنے حال کے سالانہ نمبر میں ملکہ نورجہاں کی ذلت آمیز رنگ میں تصویر شائع کر کے خواہ مخواہ مسلمانوں کی دل آزاری کا مرتکب ہوا ہے۔ تصویر ایک سکھ نے بنائی ہے۔ جس کے نیچے لکھا ہے۔ ”چھٹا گرو ہرگوبند نورجہاں کو باریابی بخشتا ہے۔“ یہ حرکت نہ صرف اس لحاظ سے قابل مذمت ہے۔ کہ تاریخ میں اس واقعہ کا کوئی ذکر نہیں ہے۔ بلکہ اس لئے بھی لائق ملامت ہے۔ کہ ایک عظیم الشان مسلمان ملکہ کو اپنے سینہ پر ہاتھ باندھے بے نقاب گرو کے سامنے سربسجود دکھایا گیا ہے اس طرح گرو صاحب کی شان میں تو کوئی اضافہ نہیں ہوا۔ لیکن مسلمانوں کی دل آزاری یقینی طور پر ہوئی ہے۔ جس کے متعلق ”سول“ کو معذرت کرنی چاہیئے اور آیندہ اس قسم کی حرکت کا ارتکاب نہیں کرنا چاہیئے ؛

لاہور میں سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم کا شاندار جلسہ

ہر مذہب و ملت کے معززین کی مخلصانہ تقریریں

الفضل کے خاص نامہ نگار کے قلم سے

۲۴ر نومبر بعد دوپہر ٹاؤن ہال میں جماعت احمدیہ لاہور کے زیر اہتمام "یوم سیرۃ النبی" کی تقریب پر ہندو مسلم سکھ اور عیسائی اصحاب کا ایک نہایت شاندار اجتماع ہوا۔ جس میں مختلف مذاہب کے معززین نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور اپنی عقیدت کا اظہار کیا۔ ہال سامعین سے پُر تھا۔ جس میں معزز شہری وکلاء پروفیسر اور کالجوں کے طلباء کے علاوہ ہر طبقہ اور ہر خیال کے لوگ شامل تھے۔

صدر کی تقریر

جلسہ کی کارروائی کا آغاز صاحب صدر رائے بہادر مکند لال صاحب پوری ایڈووکیٹ ایم ایل سی کی افتتاحی تقریر سے ہوا۔ جس میں انہوں نے بیان کیا۔ کہ اس قسم کے اجتماعات قوموں میں باہمی رواداری اور اعتماد کے جذبات پیدا کرنے کے علاوہ عام ملکی بہبود بلکہ بنی نوع انسان کے عالمگیر نظام کو مضبوط کرنے کا موجب ہوتے ہیں

لالہ رام چند صاحب منچندہ کی تقریر

اس کے بعد لالہ رام چند صاحب منچندہ ایڈووکیٹ کی تقریر شروع ہوئی۔ جنہوں نے باہمی رواداری پر اپنے اعتقاد کا اظہار کرنے کے بعد فرمایا۔ بانی اسلام کی روحانی قوت ایک غیر معمولی معجزہ ہے۔ جو گنتی کے چند سالوں کے اندر ایک عالمگیر وحدانیت کی صورت میں نمایاں ہو کر آج تیرہ سو سال سے قائم ہے۔ بعض لوگوں نے اسلام اور بانیٔ اسلام کی صداقت کے متعلق غلط فہمی پیدا کرنے کی کوشش کی ہے۔ میں ان سے پوچھتا ہوں۔ کہ وہ محیر العقول طاقت جو ایک نہیں دو نہیں بلکہ تیرہ سو سال سے ایک زندہ نشان کی طرح موجود ہے۔ کیا وہ جھوٹی ہو سکتی ہے۔ ؟ میرا اعتقاد ہے کہ اعلےٰ صداقتیں جملہ مذاہب میں مشترکہ طور پر پائی جاتی ہیں۔ اور اس کی بناء پر اگرچہ توحید باریتعالےٰ کا اعتقاد قدیم ہندوستان کے رشیوں اور منیوں میں پایا جاتا تھا۔ لیکن عملی طور پر اس مسئلہ کی ترویج اور اس کی اہمیت کے احساس کو لوگوں کے دلوں میں پورے طور پر قائم کرنے کا سہرا فقط بانیٔ اسلام کے سر ہے۔ یہ ایک ایسی خصوصیت ہے جس میں آپ کی ذات منفرد ہے دوسرا مسئلہ انسانی مساوات کا ہے۔ اگرچہ موجودہ روشن خیال اور ترقی یافتہ زمانے میں مساوات انسانی کا احساس ایک عام فہم نظریہ معلوم ہوتا ہے۔ لیکن آج سے سینکڑوں سال قبل جبکہ برہمن کشتری۔ ویش اور شودر میں پیدائشی طور پر ایک نمایاں امتیاز کا اعتقاد لوگوں کے دلوں میں جاگزیں تھا۔ مساوات انسانی کا سبق پڑھانا بلکہ عملی طور پر اپنے پیراؤں میں اسے جاری وساری کر دینا کوئی معمولی کارنامہ نہیں۔ توحید باریتعالےٰ کی مکمل ترویج اور مساوات انسانی کا عالمگیر اصول یہ دو ایسے نمایاں امتیازات ہیں۔ جن کی بناء پر میں بانیٔ اسلام کی حقیقی عظمت کا قائل ہوں اور خلوص دل سے ان کے ساتھ اظہار عقیدت میں آپ کے ساتھ شامل ہوتا ہوں۔

ریورنڈ جے علی بخش صاحب کی تقریر

اس تقریر کے بعد ریورنڈ جے علی بخش صاحب تقریر کے لئے اٹھے۔ آپ نے یتیموں کے ساتھ حسن سلوک اور غلاموں کی دستگیری کے بارے میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مبارک مساعی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ آپ کی بعثت کے زمانہ میں یتیموں کی حالت انتہائی طور پر قابلِ رحم تھی۔ ان کی عزت اور ان کے مال کا نہ کوئی محافظ تھا۔ نہ نگران۔ وہ بے کس اور لاوارث مخلوق تھی۔ جو ایک لمبے عرصہ سے انتہائی کس مپرسی کی حالت میں چلی آرہی تھی۔ توریت زبور اور انجیل میں بھی ان کے ساتھ حسن سلوک کی تلقین کی گئی ہے۔ لیکن بانیٔ اسلام نے اپنی بعثت کے ساتھ ان تعلیمات پر نہ صرف مفید اضافہ کیا۔ بلکہ انہیں ایک مکمل دستور العمل کی صورت میں مرتب ومدوّن کیا۔ اور اس لحاظ سے یتیموں کے بارے میں آپ کی عملی مساعی دیگر کتب مقدسہ کی تعلیمات سے نمایاں امتیاز رکھتی ہیں۔ آپ کے زمانہ میں رومیوں کے ماتحت غلاموں کی یہ حالت تھی۔ کہ ان میں اور حیوانات میں کوئی امتیاز روا نہ رکھا جاتا تھا۔ یہاں تک کہ نشان رکھنے کے لئے جس طرح مویشیوں کو داغ دیا جاتا ہے۔ اسی طرح انہیں بھی داغا جاتا تھا۔ منڈیوں اور دوکانوں میں بھیڑ بکریوں کی طرح فروخت کیا جاتا تھا ان کو مار ڈالنے پر کسی قسم کی تعزیر نہ تھی۔ ان کی حالت زار کو بدلنے کے لئے ابتدائی کتب مقدسہ میں احکام پائے جاتے ہیں۔ لیکن اس بارے میں جو اصول قرآن شریف اور بانیٔ اسلام نے وضع فرمائے ہیں۔ وہ حقیقتاً کامل ترین ہیں جن پر عمل کرنے سے غلامی کا مکمل استیصال ہو سکتا ہے۔ اور اگر آج بدقسمتی سے دنیا کے کسی گوشے میں غلامی کا نشان پایا جاتا ہے۔ تو اس کی وجہ یہ ہے کہ اس بارے میں اسلامی تعلیم پر کما حقہٗ عمل نہیں کیا جاتا۔

ہم پر جو آج اس مقدس بزرگ کی یاد میں جمع ہوئے ہیں، یہ فرض عائد ہوتا ہے۔ کہ اس بارے میں ان کی تعلیم کو عملی طور پر جاری کرنے کا تہیہ کریں۔

شیخ نیاز علی صاحب کی تقریر

شیخ نیاز علی صاحب ایڈووکیٹ نے اپنی تقریر کا آغاز کرتے ہوئے فرمایا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مقدس سیرت کا صحیح آئینہ قرآن شریف ہے۔ اس میں آپ کو رحمۃ للعالمین کے لقب سے پکارا گیا ہے۔ آپ کے اسوہ کو بہترین قرار دیا گیا ہے۔ آپ اپنی گفتار رفتار کردار غرضکہ زندگی کے ہر شعبہ میں اس خدائی لقب کے صحیح ترین اہل ثابت ہوئے ہیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انسان کی حقیقی قدر و منزلت کا صحیح ترین معیار دنیا کے سامنے پیش کیا۔ وہ معیار کیا ہے۔ ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم آپ نے واضح فرمایا۔ کہ دولت خاندانی وجاہت خطابات اور دنیادی اعزازات ایسی خوبیاں نہیں۔ جن کی موجودگی انسان کی حقیقی منزلت کی دلیل ہو سکے۔ بلکہ حقیقی عزت کی چیز انسان کا اعلےٰ کیریکٹر ہے۔ جو دولت وجاہت اور دنیادی اعزازات سے بے نیاز ہے۔ اور جسے دنیا کا ادنےٰ سے ادنےٰ انسان اسی طرح حاصل کر سکتا ہے۔ جس طرح بڑے سے بڑا آدمی۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات میں رحم کا جذبہ انتہائی طور پر موجود تھا۔ جس سے انسان تو انسان حیوانات تک مستفیض ہوتے تھے۔ فتح مکہ کے موقعہ پر قریش جیسے جانی دشمنوں کو یکسر معاف کر دینا معمولی بات نہیں تھی۔

ایک اور خصوصیت جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں نمایاں طور پر نظر آتی ہے۔ وہ خدا تعالےٰ کی ذات پر آپ کا پورا اعتماد اور پورا بھروسہ تھا۔

سردار اقبال سنگھ صاحب کی تقریر

شیخ صاحب کے بعد سردار اقبال سنگھ صاحب ایڈووکیٹ نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔ آج میں نہائت خوش ہوں۔ کہ مختلف الخیال اصحاب کے دوش بدوش دنیا کے ایک بہت بڑے محسن کے حضور اپنا خراج عقیدت پیش کر رہا ہوں۔ بانیٔ اسلام نے نہائت دشوار گزار مواقع پر خدا کی وحدانیت کا پیغام پہونچایا۔ عرب وہ ملک تھا۔ جہاں بت پرستی انتہائی عروج پر تھی۔ صدیوں کے باطل اعتقادات کو دلوں سے محو کر کے انہیں ایک واحد خدا کی پرستش کی طرف مائل کرنا معمولی کام نہیں۔

آپ کو اپنے مشن میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے ہر طرح کی کٹھن آزمائشوں میں مبتلا ہونا پڑا۔ ہر طرح کی روحانی اور جسمانی صعوبتیں برداشت کرنی پڑیں۔ انتہا یہ کہ آپ کو گھر سے بے گھر کیا گیا۔ آپ کو جنگ کے لئے مجبور کیا گیا۔ لیکن آپ کے انتہائی استقلال۔ انتہائی محنت۔ اور انتہائی قربانی کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ آج خدا کی واحدانیت۔ اسلام کا ایک بنیادی اصل اور مسلمانوں کا فطری جذبہ ہو چکا ہے۔ میرے لئے یہ امر اس لئے بھی زیادہ قابل مسرت ہے۔ کہ خدا کی وحدانیت کا مسئلہ میرے مذہب اور مذہب اسلام کا مشترکہ اصول ہے۔ اسلام کی ایک نمایاں خصوصیت جو میرے لئے زیادہ درخور اعتنا ہے یہ ہے۔ کہ اس کا عروج اور اس کا قیام بعض دیگر مذاہب کی طرح کسی دنیاوی شوکت یا طاقت کے بل بوتے پر نہیں ہوا۔ بلکہ پیغمبر اسلام کی حیرت انگیز قوت قدسیہ کے ذریعہ ہوا۔

مولوی محمد یعقوب خانصاحب کی تقریر

سردار صاحب کے بعد مولوی محمد یعقوب خانصاحب بی اے ایڈیٹر "لائٹ" نے تقریر کی۔ آپ نے فرمایا:-

پیغمبر اسلام صلے اللہ علیہ وسلم جیسے بلند مرتبہ انسان کے حضور اپنی عقیدت کا اظہار ہر انسان کے لئے ایک عزت کا مقام ہے تامس کارلائل نے دیگر یورپین مصنفین کے طرز عمل کے خلاف جب خالی الذہن ہو کر حضور کی زندگی اور اسلام کی تعلیمات کا مطالعہ شروع کیا۔ تو وہ بے اختیار پکار اٹھا۔ کہ انسانیت کے اس مصلح اعظم کو جھوٹا قرار دینا انسانی عقل وشعور کی ہتک ہے۔ ابھی ابھی ایک معزز مقرر نے اپنی تقریر میں فرمایا ہے۔ کہ توحید اسلام کا مسئلہ ان کے مذہبی اعتقاد کا مشترکہ مسئلہ ہے۔ میں کہتا ہوں۔ اسلامی تعلیم کا ہر اصول تمام مذاہب کی اعلےٰ تعلیمات کے ساتھ مشترک ہے۔ یہ کہنا مبالغہ نہ ہوگا کہ مختلف مذاہب کے مشترک اصول کے لحاظ سے سب دنیا کا مذہب ایک ہی ہے یہی وجہ ہے۔ کہ قرآن کریم میں جملہ پیغمبروں کی عزت کی تلقین کی گئی ہے۔ بلکہ یہاں تک تاکید کی گئی ہے۔ کہ مسلمان اس وقت تک مسلمان نہیں کہلا سکتا۔ جب تک وہ تمام پیغمبروں کی عزت اپنے دل میں نہ رکھتا ہو۔ یہ بھی کہا گیا ہے۔ کہ دنیا کی ہر قوم۔ ہر طبقہ اور ہر گوشہ میں خدا کی طرف سے ہادی آتے رہے۔ پس ہم مسلمان اپنے اعتقاد کی رو سے جملہ انبیاء علیہم السلام کی عزت وتکریم کے پابند ہیں:-

مسٹر بال کشن صاحب کی تقریر

مسٹر بال کشن صاحب ایڈووکیٹ نے اپنی تقریر میں حاضرین کو حضور کی قابل تقلید زندگی کی طرف توجہ دلائی۔ اور حضور کی زندگی کے بعض واقعات سے ثابت کیا۔ کہ حضور میں توکل علے اللہ۔ بنی نوع انسان کے ساتھ ہمدردی عفو۔ اور انکساری کے اعلےٰ خصائل بدرجہ اتم موجود تھے۔ آپ نے حضرت امام جماعت احمدیہ کے ایک لیکچر سے اقتباس پڑھ کر بتایا۔ کہ بانی اسلام نے عورتوں کے درجہ کو انتہائی پستی کی حالت سے نکال کر اعلےٰ مقام پر پہنچایا۔ آپ میں رحم کا جذبہ اس حد تک تھا۔ کہ دشمنوں کو بھی اس کا اعتراف ہے:-

سردار پرتاپ سنگھ صاحب کی تقریر

سردار پرتاپ سنگھ صاحب ایڈووکیٹ نے اپنی تقریر میں فرمایا:-

سب سے پہلے میں اس جلسے کے مجوزین کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ جنہوں نے ایک ایسا موقعہ مہیا کر دیا ہے جس سے نہ صرف اہل اسلام بلکہ دیگر مذاہب کے پیرو بھی بانی اسلام کے حالات سن سکتے۔ اور ان کے حضور اپنی عقیدت پیش کر سکتے ہیں۔ اس قسم کے اجتماعات باہمی اعتماد کو پیدا کرنے اور ملکی بہبود کو حاصل کرنے کا نہایت ہی عمدہ ذریعہ ہیں:-

دراصل آپس میں اختلافات کا بہت بڑا سبب وہ غلط فہمیاں ہیں۔ جو ایک دوسرے کے حالات سے بے خبر ہونے کے باعث دلوں میں پیدا ہو جاتی ہیں۔ اور بڑھتے بڑھتے ہر شعبۂ زندگی پر اثر انداز ہوتی ہیں۔ اس لئے یہ نہایت ضروری ہے۔ کہ ہم ایک دوسرے کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ میں ذاتی طور پر اس امر کا اعتراف کرتا ہوں۔ کہ اسلام اور بانیٔ اسلام کے حالات کا مطالعہ کرنے سے پہلے ان کے متعلق میرا نظریہ موجودہ نظریہ سے بالکل مختلف تھا۔ لیکن اب میں کہتا ہوں کہ مسلمان تو اپنے اعتقاد کی رو سے حضرت محمدؐ کی نبوت کو ان کی چالیس سالہ زندگی کے آغاز سے مانتے ہیں۔ لیکن میرے خیال میں وہ پیدائشی طور پر پیغمبر تھے۔ آپ کہتے ہیں۔ کہ بنی نوع انسان سے غلامی دور کرنے کے متعلق احکام آپ کو دعوئے نبوت کے بعد ملے۔ میں کہتا ہوں۔ کہ نبوت ملنے سے پہلے ہی بنی نوع انسان کی ہمدردی۔ اور غلاموں کی رستگاری میں آپ ساعی رہتے تھے۔ آپ چھ برس کی عمر میں یتیم رہ گئے تھے۔ یہ خدا کی عین مصلحت تھی۔ تا کہ آپ خود یتیمی کی مختلف حالتوں میں سے گزر کر اس بے کس طبقے کی حالتِ زار کو پوری طرح محسوس کر سکیں۔ اور بعد میں یتیموں کی دستگیری کا عظیم الشان کام آپ سے لیا جائے۔ آپ کے مشن کی کامیابی کا اندازہ اس بات سے ہو سکتا ہے۔ کہ اس احتمال کے باوجود کہ آپ کے پیرو آپ کی تعلیمات پر پورے طور سے کاربند نہیں۔ توحید باری تعالےٰ۔ اور مساوات انسانی کے دو اصول آپ کے پیروؤں کے دلوں میں اتنی مضبوطی کے ساتھ جمے ہوئے ہیں۔ کہ وہ فطری جذبات معلوم ہوتے ہیں:-

ریورنڈ آہرنر کی تقریر

ریورنڈ ڈاکٹر ایم۔ آر۔ آہرنر نے مختصر تقریر میں حاضرین کو اس امر کی طرف توجہ دلائی۔ کہ یہ حالات کسی معمولی انسان کے نہیں۔ بلکہ ایک ایسی عظیم المرتبت ہستی کے ہیں جس نے ایک قلیل عرصے میں کروڑوں انسانوں کی حالت میں حیرت انگیز تغیر پیدا کر دیا۔ آپ نے بنی نوع انسان کو خدا تعالےٰ کی طرف رجوع کرنے کی تعلیم دی۔ اور زندگی کے ہر ادنےٰ سے ادنےٰ کام اور چھوٹے سے چھوٹے اقدام کے موقعہ پر خدا کو یاد رکھنے کا سبق دیا۔ اور حکم دیا۔ کہ ہر کام کا آغاز خدا کے نام سے ہو۔ تا کہ اس باجبروت ذات کی عظمت کا احساس ہر وقت دل میں رہے:-

ریورنڈ ڈاکٹر صاحب کی تقریر کے بعد قاضی محمد اسلم صاحب ایم۔ اے پروفیسر گورنمنٹ کالج نے تقریر کی۔ اور پھر مولوی غلام احمدؐ صاحب مجاہد مولوی فاضل نے یتیموں کے ساتھ حسن سلوک کے بارے میں اسلامی تعلیم کے ایک نہایت پُر حکمت پہلو کی وضاحت کی:-

مولوی صاحب کی تقریر کے بعد صاحب صدر نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے مشہور لیکچر "دنیا کا محسن" کے بعض اقتباسات پڑھ کر حاضرین کو ایک دوسرے کے بزرگوں کی عزت کرنے۔ ظالم ومظلوم کی مدد کرنے ایک دوسرے کے ساتھ رواداری سے پیش آنے کی تلقین کی:-

آپ کے بعد چوہدری اسد اللہ خان صاحب نے ایک موزون تقریر کے ساتھ صاحب صدر، مقرر صاحبان۔ اور حاضرین جلسہ کا شکریہ ادا کیا۔ آپ نے خاص طور پر سکھ حضرات کا شکریہ ادا کیا۔ اور فرمایا آپ صاحبان کا موجودہ بے اعتمادی کے وقت میں آنا اور پیغمبر اسلام کے متعلق اپنے صحیح جذبات کو پیش کرنا بہت بڑی اخلاقی جرأت ہے۔ جس کے لئے ہم آپ کے نہایت ہی ممنون ہیں:-

جلسہ بعد دعا برخاست ہوا:-

ناظرین کرام سے معذرت

الفضل کے گزشتہ چند پرچوں میں کام کی زیادتی کے باعث بعض اشتہارات میں بعض الفاظ ایسے شائع ہو گئے ہیں۔ جو اگرچہ چنداں قابل اعتراض نہیں۔ تاہم چونکہ الفضل کے معیار اور اسکی روایات کے مطابق نہیں۔ اس لئے اس کوتاہی پر معذرت خواہ ہیں۔ آئندہ انشاء اللہ احتیاط کی جائیگی۔ مشتہرین کو بھی حتی الامکان الفضل کی پالیسی کا خیال رکھنا چاہئیے:- (منیجر)

حضرت خاتم الانبیاء صلے اللہ علیہ وسلم کی توہین کا ناپاک الزام

احرار کے فریب کارانہ اعتراضات کے تحقیقی جواب

از مولوی جلال الدین صاحب شمس

۳

اخبار مجاہد میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی توہین کا الزام دینے کے لئے حضرت اقدس کا یہ شعر بھی پیش کیا گیا ہے۔ کہ ؎

لہ خسف القمر المنیر وان لی
غسا القمران المشرقان أتنکر

اور ترجمہ پیش کرنیکے بعد لکھا ہے:۔ "کیا اس قسم کی فضیلت و برتری کا اظہار کرنیوالا شخص اس قابل ہے۔ کہ اسے لمحہ بھر کے لئے بھی مسلمان سمجھا جائے۔" مگر اس شعر سے زعماء احرار کا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی توہین اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی افضلیت نکالنا ایک لغو امر ہے کیونکہ اس میں صرف اس امر کا اظہار کیا گیا ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت کیلئے آسمان پر چاند کا نشان (یعنی شق القمر) ظاہر ہوا۔ اور میری صداقت ظاہر کرنے کے لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق چاند اور سورج دونو کا (گرہن ہوا) لیکن اے مخالف کیا پھر بھی تو میری صداقت کا انکار کریگا۔ اور یہ ایک امر واقعہ کا بیان ہے۔ اور واقعہ بھی وہ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ہی ایک معجزہ ہے۔ کیونکہ حضور نے اسکے متعلق پیشگوئی فرمائی تھی۔ کہ ہمارے مہدی کی تصدیق کے لئے یہ نشان ظاہر ہوگا۔ پھر اسکے ذکر سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی توہین کسطرح مراد ہو سکتی ہے۔ کسوف وخسوف حضرت اقدس کی صداقت کا نشان تو اسی لئے ہے۔ کہ آپکے آقا و مولا نے آپکے لئے پیشگوئی فرمائی تھی۔ اور آپنے جابجا اس امر کی تصریح کی ہے کہ میرا ذاتی کوئی کمال نہیں۔ مجھے جو کچھ ملا ہے۔ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا غلام اور روحانی فرزند ہونیکی وجہ سے ملا ہے۔ چنانچہ یہ شعر جس پر اعتراض کیا گیا ہے اس سے پہلے آپ فرماتے ہیں ؎

وانی ورثت المال مال محمد
فما انا الا آله المتخیر

یعنی میں محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے مال کا وارث بنایا گیا ہوں پس اسکی آل برگزیدہ ہوں جسکو ورثہ پہونچ گیا۔ پھر فرماتے ہیں ؎

فلا والذی خلق السماء لاجله
له مثلنا ولد الی یوم محشر
دانا وتمنا مثل ولد متاع
فای ثبوت بعد ذلک یحضر

مجھے اس کی قسم جس نے آسمان بنایا۔ ایسا نہیں ہے کہ آپ کی اولاد نہ ہو۔ بلکہ ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے میری طرح اور بھی بیٹے ہیں۔ اور قیامت تک ہونگے۔ اور ہم نے اولاد کی طرح وراثت پائی پس اس سے بڑھکر اور کون سا ثبوت ہے۔ جو پیش کیا جائے۔ اس کے بعد مذکورہ بالا شعر ہے۔ جس میں آپنے چاند اور سورج گرہن کا ذکر فرمایا ہے۔ اور پھر اس کے بعد اسی صفحہ پر فرماتے ہیں۔ ؎

وانی لظل ان یخالف اصله
فما فیه فی وجهی یلوح ویظهر

اور سایہ کیونکر اپنے اصل سے مخالف ہو سکتا ہے پس وہ روشنی جو اس میں ہے۔ وہ مجھ میں بھی چمک رہی ہے۔ اب کیا یہ سمجھ میں آنیکی بات ہے۔ کہ جس شعر کے اول و آخر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تعریف و توصیف ہو حضور کو مورث اور اپنے آپ کو وارث حضور کو باپ اور اپنے آپ کو بیٹا۔ حضور کو اصل اور اپنے آپ کو ظل۔ اور حضور کو اصلی روشنی اور اپنے آپ کو اس کے حصہ پانیوالا ظاہر کیا گیا ہے۔ اس میں نعوذ باللہ حضور کی ہتک کیگئی ہوگی لیکن افسوس کہ زعماء احرار اس شعر سے حضور علیہ السلام کی ہتک نکال رہے ہیں۔ علاوہ ازیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی اور کتابوں میں بھی اس نشان کا ذکر کرکے اس امر کا اظہار فرمایا ہے۔ کہ یہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے طفیل سے اور حضور کا فرمایا ہوا نشان ہے۔ چنانچہ آپ کتاب نور الحق حصہ دوم میں فرماتے ہیں۔

"تیرے پر جان قربان ہو۔ اے بہترین مخلوقات ہم نے تیری خبر کا نور اندھیرے میں دیکھ لیا ہم نے سورج اور چاند کو دیکھ لیا۔ جیسا کہ تونے اشارہ کیا تھا۔ بتحقیق دونوں کو گرہن لگ گیا۔ تا خلقت منور ہو۔ ہمیں خدا تعالیٰ کی مدد تیرہ سو برس گذرنے کے بعد آئی۔ اور ہم بیٹوں کی طرح وارث ہیں۔ اور بزرگوں کے تمام مال کے وارث ہو گئے ہیں۔"

"تجھ ایسی کافر ہیں۔ میری جان اس نبی پر قربان ہے۔ جو صاحب مقام محمود ہے۔ اور میرا دل نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی طرف کھینچ لیا۔ میں اپنے دل کو اسکے لئے سراسیمہ دیکھتا ہوں۔ اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا ذکر میرے دل کیلئے آرام ہے۔ اور میری جان کیلئے مثل طعام کے ہے۔ اور میرا دشمن بے خبری سے ناحق بدگوئی کر رہا ہے۔" (ترجمہ عربی اشعار)

اب کوئی شریف انسان بتائے کہ کیا ہتک کرنیوالوں کے ایسے اقوال ہوتے ہیں؟ ان اقتباسات سے اچھی طرح ...

خریداران الفضل جن کے نام وی پی ہونگے

جن خریداران الفضل کا چندہ ۱۵ نومبر لغایت ۱۵ دسمبر ۳۵ء کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے ان کے نام ۱۰ دسمبر کا پرچہ وی پی ہوگا۔ جو دوست کسی وجہ سے نہ لے سکتے ہوں۔ انہیں چاہیئے کہ ابھی سے قیمت بھیج دیں یا اطلاع دے دیں۔ ورنہ وی پی ہونے کے بعد ان کا اخلاقی فرض ہوگا۔ کہ اسے وصول کرلیں

مینیجر

۸۹ ڈاکٹر محمد منیر صاحب
۱۳۴ شیخ محمد حسین صاحب
۱۷۲ بابو عبدالرحمٰن صاحب
۱۷۶ مولوی عبدالعزیز صاحب
۱۹۶ ڈاکٹر محمد صدیق صاحب
۲۱۴ محمد احسان الحق صاحب
۲۵۵ منشی عنایت علی صاحب
۲۵۸ بابو اکبر علی صاحب
۲۷۵ حاجی غلام احمد صاحب
۴۱۸ غلام جبار صاحب
۴۵۴ مولوی رفیع الدین صاحب
۴۸۲ ملک عبدالعزیز صاحب
۵۰۴ سلیمان صاحب
۵۰۹ شیخ محمد حسین صاحب
۵۵۷ منظور علی صاحب
۶۱۹ چوہدری غلام سرور صاحب
۶۲۰ خانصاحب غلام محی الدین صاحب
۶۴۹ مولوی محمد الدین صاحب
۶۶۹ راجہ علی محمد صاحب
۸۱۷ سید فخر الاسلام
۸۸۲ ظہور الحسن صاحب
۱۱۲۱ ہدایت اللہ صاحب
۱۱۵۳ بابو عبدالغفور صاحب
۱۱۷۶ ڈاکٹر معراج الدین صاحب
۱۱۶۵ عبدالقدوس صاحب
۱۲۸۵ چوہدری غلام جیلانی خانصاحب
۱۲۹۸ شیخ عبدالعزیز صاحب
۱۳۳۲ حکیم عبدالرحمٰن صاحب
۱۴۲۷ منشی گلزار محمد صاحب
۱۴۳۰ بابو محمد شفیع صاحب
۱۴۷۷ ایم اے رشید
۱۵۱۵ سید حبیب اللہ شاہ صاحب
۱۵۴۰ بابو حیات محمد صاحب
۱۶۰۶ محمد سعید صاحب
۱۶۲۴ چوہدری عبدالرحمٰن صاحب

۱۶۲۸ جمعدار محمد اسمٰعیل صاحب
۱۶۳۰ چوہدری فتح الدین صاحب
۱۶۹۱ غلام رسول صاحب
۱۶۹۹ محمد عبدالمجید صاحب
۱۷۸۸ سید طفیل محمد صاحب
۲۰۴۴ فیض محمد صاحب
۲۰۰۲ نصیر الدین صاحب
۲۱۷۲ رحیم اللہ صاحب
۲۱۷۴ میر سلیم اللہ صاحب
۲۲۰۴ دی کینٹینشل
۲۲۰۵ چوہدری محمد حیات صاحب
۲۲۰۶ میر حسن صاحب
۲۲۵۷ ڈاکٹر محمد شفیع صاحب
۲۶۳۳ وزیر علی صاحب
۲۶۶۱ ایم اے رشید صاحب
۲۶۷۵ بابو محمد شفیع صاحب
۲۷۳۰ میر امام بخش صاحب
۲۷۲۳ چوہدری اللہ دتہ صاحب
۲۷۳۷ حاجی میراں بخش صاحب
۲۷۴۰ چوہدری عطا محمد صاحب
۲۷۶۰ میاں احمد الدین صاحب
۲۷۸۱ مہدی حسن صاحب
۲۹۴۱ ڈاکٹر پیر بخش صاحب
۳۱۳۰ بقاء اللہ صاحب
۳۲۴۷ روشن الدین صاحب
۳۳۲۷ غلام قادر بخش صاحب
۳۴۷۹ قریشی عبدالمجید صاحب
۳۴۸۶ سید احمد صاحب
۳۵۲۹ شمس الدین صاحب
۳۵۴۳ خواجہ عبدالرحمٰن صاحب
۳۵۹۹ مظفر الدین صاحب
۳۶۷۲ ڈاکٹر محمد یوسف صاحب
۳۷۰۶ مولا بخش صاحب
۳۷۲۵ مرزا اکبر بیگ صاحب
۴۰۴۳ چوہدری محمد لطیف صاحب

۴۱۳۰ بابو غلام حسین صاحب
۴۱۷۴ محمد اقبال حسین صاحب
۴۲۵۰ منشی محمد عبداللہ صاحب
۴۶۲۶ خیر الدین سراج صاحب
۴۶۶۹ سید غلام رسول صاحب
۴۷۱۰ غلام نبی صاحب
۵۲۳۱ محمد بخش صاحب
۵۲۶۵ رحیم بخش صاحب
۵۳۱۶ خلیل شاہ صاحب
۵۳۶۷ محمد اسمٰعیل صاحب
۵۵۵۷ برکت علی صاحب
۵۵۷۱ چوہدری بشیر احمد صاحب
۵۵۸۰ چوہدری عبداللہ صاحب
۵۶۸۴ مولوی نور محمد صاحب
۵۸۴۹ چوہدری علی بخش صاحب
۶۰۳۱ شیخ عبداللہ غلام محمد صاحب
۶۲۵۶ بیگم صاحبہ نواب محمد علی خانصاحب
۶۳۶۰ محمد یٰسین صاحب
۶۵۱۱ ایم غلام مصطفٰے صاحب
۶۶۱۱ غلام قادر صاحب
۶۶۵۸ کریم بخش صاحب
۶۷۰۰ شمس الدین صاحب
۶۷۴۵ غلام سرور صاحب
۶۷۶۷ بابو احمد اللہ خان صاحب
۶۹۱۱ عبدالکریم صاحب
۶۹۲۰ ملک بہادر خان صاحب
۶۹۲۲ میر عبدالرحمٰن صاحب
۶۹۴۲ اے ملک صاحب
۷۰۰۱ روزی خان صاحب
۷۰۸۲ ولی اللہ صاحب
۷۱۶۰ ایم صاحب خان صاحب
۷۲۴۵ رحیم الدین صاحب
۷۳۲۹ آنریبل خان بہادر چوہدری محمد الدین صاحب
۷۴۱۳ عبدالعلیم صاحب

۷۴۹۵ محمد حنیف صاحب
۷۶۵۵ سیکرٹری صاحب ہوسٹی بانی
۷۷۴۶ فیض احمد صاحب
۷۸۹۰ محمد صادق صاحب
۷۹۱۷ چوہدری غلام حسین صاحب
۷۹۲۳ بدیع الزمان صاحب
۷۹۶۹ چوہدری نجیب الدین صاحب
۷۹۸۱ نواب ادیب یار جنگ بہادر
۸۰۰۵ عطاء الٰہی صاحب
۸۰۲۰ محمد عبدالعزیز صاحب
۸۰۴۹ محمد ابراہیم صاحب
۸۱۲۸ چوہدری عزیز اللہ خانصاحب
۸۲۲۰ شیر محمد صاحب
۸۳۱۰ امام الدین صاحب
۸۳۱۳ حاجی محمد صدیق صاحب
۸۳۳۷ خانصاحب ذوالفقار علی خان صاحب
۸۳۴۸ کریم بخش صاحب
۸۵۰۹ محمد اکمل صاحب
۸۵۱۵ محمد بخش صاحب
۸۵۲۰ ڈاکٹر عبدالصمد صاحب
۸۵۷۳ محمد اشرف صاحب
۸۵۸۶ ایچ حیدر صاحب
۸۶۰۳ ایف عبداللہ صاحب
۸۷۲۰ بابو محمد منیر صاحب
۸۷۶۴ رکن الدین صاحب
۸۷۷۳ شیخ خادم حسین صاحب
۸۷۹۱ محمد عباس صاحب
۸۸۰۳ محمد یعقوب خانصاحب
۸۸۰۶ سید مشتاق احمد صاحب
۸۸۰۸ ڈاکٹر عبدالحمید صاحب
۸۸۳۵ حاجی محمد ابراہیم صاحب
۸۸۴۶ فیاض الدین احمد صاحب
۸۸۸۶ فقیر محمد صاحب
۸۷۷۵ عباس علی شاہ صاحب
۸۹۱۶ مبین علی شاہ صاحب
۹۰۹۳ چوہدری باغ دین صاحب
۹۱۰۲ فیض محمد صاحب
۹۱۰۴ عنایت اللہ صاحب
۹۱۰۸ مولوی محمد خورشید عالم صاحب
۹۱۲۳ محمد حسین خان صاحب
۹۱۶۳ سید محمد افضل شاہ صاحب
۹۱۹۸ اللہ بخش صاحب

۹۲۱۱ غلام محمد صاحب
۹۲۲۰ چوہدری برکت علی صاحب
۹۲۳۵ پروفیسر عبدالحق صاحب
۹۲۷۸ ملک غلام رسول صاحب
۹۲۸۴ محمود احمد شاہ صاحب
۹۳۳۴ منشی عبداللہ خان صاحب
۹۲۸۸ سید محمد مسعود احمد صاحب
۹۳۳۶ چوہدری عبدالحی صاحب
۹۳۷۳ حکیم انوار حسین صاحب
۹۳۸۵ غلام قادر صاحب
۹۳۸۶ اے آر ایم خلیل الرحمٰن صاحب
۹۳۹۲ علی حیدر خان صاحب
۹۴۱۱ محمد ابراہیم صاحب
۹۴۴۳ محمد صاحب حکیم
۹۴۶۰ بشیر احمد صاحب
۹۴۹۸ عمر علی صاحب
۹۵۸۷ مولوی عبدالماجد صاحب
۹۵۹۷ ڈاکٹر اقبال علی صاحب
۹۶۰۰ محمد ابراہیم صاحب
۹۶۱۸ شیخ دلاور علی صاحب
۹۶۲۰ چوہدری محمد الدین صاحب
۹۶۳۸ عنایت اللہ صاحب
۹۶۴۶ سردار محمد نواز خانصاحب
۹۶۴۸ اللہ داد خانصاحب
۹۶۶۲ چوہدری عبدالمجید خانصاحب
۹۶۷۶ میاں محمد الدین صاحب
۹۷۰۶ سردار شیر بہادر خانصاحب
۹۸۰۸ پریذیڈنٹ احمدیہ میڈیکل ایسوسی ایشن
۹۸۰۹ محمد یوسف صاحب
۹۸۴۸ ڈاکٹر نور احمد صاحب
۹۸۹۷ سید عنایت حسین صاحب
۹۸۷۴ عبداللہ صاحب
۹۹۳۸ لعل محمد صاحب
۹۹۵۹ مولوی قمر الدین صاحب
۹۹۶۵ محمد صادق صاحب
۱۰۰۱۳ مولوی غلام حسین صاحب
۱۰۰۲۱ چوہدری محمد شفیع صاحب
۱۰۰۲۳ مرزا مراد بیگ صاحب
۱۰۰۳۷ چوہدری محمد شریف صاحب
۱۰۰۴۸ اہلیہ صاحبہ محمد عبداللہ صاحب
۱۰۰۵۱ چوہدری نور احمد صاحب
۱۰۰۶۶ شیخ مختار علی صاحب

۱۰۰۹۱ چوہدری سردار خانصاحب
۱۰۰۹۶ میاں نسیم حسین صاحب
۱۰۱۰۳ عزیز الدین صاحب
۱۰۱۰۵ چوہدری غلام حسین صاحب
۱۰۱۰۸ سلیم احمد صاحب
۱۰۱۱۱ سید عنایت حسین صاحب
۱۰۱۱۴ عبدالحق صاحب
۱۰۱۲۸ ڈاکٹر محمد ابراہیم صاحب
۱۰۱۳۲ ملک حسن خان صاحب
۱۰۱۳۸ میاں حیات محمد صاحب
۱۰۱۴۴ ملک علی محمد صاحب
۱۰۱۵۱ ایم عبدالرحیم صاحب
۱۰۱۶۵ مولوی عبدالرحمٰن صاحب
۱۰۱۶۷ منشی گل محمد صاحب
۱۰۱۸۴ چوہدری شریف احمد صاحب
۱۰۲۰۷ شیخ محمد خورشید صاحب
۱۰۲۴۶ امیر الدین صاحب
۱۰۲۵۵ داد بخش صاحب
۱۰۲۷۵ ایچ ملک محمد حسین صاحب
۱۰۲۷۹ بابو محمد شریف صاحب
۱۰۲۹۸ ابراہیم خان صاحب
۱۰۳۲۶ پی کنجی کویا
۱۰۳۳۵ ایم محمد عمر صاحب
۱۰۳۴۰ چوہدری غلام حیدر صاحب
۱۰۳۵۱ صوفی ایم بشیر احمد صاحب
۱۰۳۵۵ محمد شریف صاحب
۱۰۳۶۶ محمد عارف صاحب
۱۰۳۷۷ چوہدری رحمت اللہ صاحب
۱۰۳۸۷ منشی حبیب اللہ صاحب
۱۰۳۹۴ سیکرٹری صاحب
۱۰۴۰۵ مہر الدین صاحب
۱۰۴۱۱ اے اے مستری
۱۰۴۴۲ بابو عبدالرزاق صاحب
۱۰۴۸۶ عبدالرزاق صاحب
۱۰۵۰۶ محمد رشید خان صاحب
۱۰۵۴۰ بابو عبدالکریم صاحب
۱۰۵۵۴ عبدالکریم صاحب
۱۰۵۶۲ حیدر شاہ صاحب
۱۰۵۶۵ نند سنگھ صاحب
۱۰۵۷۵ اے کے ملک صاحب
۱۰۵۹۰ سید محمد غوث صاحب
۱۰۵۹۱ ڈاکٹر ایم رفیق اللہ صاحب
۱۰۶۰۱ ڈاکٹر شفیع احمد صاحب

۱۰۶۰۲ - غلام علی صاحب -
۱۰۶۰۴ - غلام مصطفےٰ صاحب -
۱۰۶۲۲ - مولوی عبد اللطیف صاحب
۱۰۶۳۲ - راجہ محمد افضل خان صاحب
۱۰۶۳۶ - ملک عبد اللہ خانصاحب
۱۰۶۴۲ - فتح محمد یعقوب صاحب -
۱۰۶۴۵ - آفیسر انچارج پولیٹیکل
۱۰۶۴۸ - جمعدار مظفر احمد صاحب
۱۰۶۵۰ - غلام محمد صاحب
۱۰۶۶۲ - ایم ابراہیم صاحب
۱۰۶۶۹ - شیخ محمد سعید صاحب
۱۰۶۷۰ - حکیم محمد اسماعیل صاحب
۱۰۶۷۲ - حسین بخش صاحب
۱۰۶۸۲ - صوبیدار ڈاکٹر ظفر حسین صاحب
۱۰۶۸۴ - نذیر احمد صاحب
۱۰۶۹۲ - السید ایم حسن صاحب
۱۰۶۹۳ - خدا بخش صاحب
۱۰۶۹۴ - شیخ محمد صدیق صاحب
۱۰۷۳۱ - شیخ محمد ابراہیم صاحب
۱۰۷۴۱ - سیٹھ عبد اللطیف صاحب
۱۰۷۴۲ - مرزا سلطان احمد بیگ صاحب
۱۰۷۵۵ - فقیر عبد الرحمٰن صاحب -
۱۰۷۸۰ - عبد الرحمٰن صاحب -
۱۰۸۰۷ - عبد الحق صاحب
۱۰۸۷۰ - پیر بشیر احمد صاحب
۱۰۸۷۵ - محمد شریف صاحب
۱۰۸۹۴ - حبیب اللہ خانصاحب
۱۰۹۱۸ - احمد علی صاحب
۱۰۹۴۱ - سندھی شاہ صاحب

۱۰۹۵۴۴ - مقبول احمد صاحب
۱۰۹۸۱ - نصیر الدین احمد صاحب
۱۰۹۸۳ - راجہ سلطان عالم صاحب
۱۱۰۱۶ - محمد رشید الدین صاحب
۱۱۰۷۰ - محمد ابراہیم صاحب
۱۱۰۸۳ - ملک فتح خانصاحب
۱۱۱۰۴ - قربان علی صاحب
۱۱۱۰۷ - شیخ محمد سعید صاحب

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ

مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی بورڈ قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء

نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ امیر ولد فتح علی ذات بجوکہ سکنہ سابجو وال تحصیل جھنگ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۲۰/۱۲/۳۵ تاریخ پیشی بمقام کوٹ شاکر برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرض خواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیے

تحریر مورخہ ۱۸/۱۱/۳۵

دستخط چیرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ

مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی بورڈ قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء

نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ سردارا ولد جیکا ذات پھوورانہ سکنہ چک نمبر ۲۱۹ تحصیل جھنگ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۴/۱۲/۳۵ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے تمام قرض خواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیے

تحریر مورخہ ۱۸/۱۱/۳۵

دستخط چیرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ

مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی بورڈ قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء

نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ احمد ولد غلام محمد ذات پرائیں سکنہ ماڑی شاہ سخیرا تحصیل جھنگ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۱۹/۱۲/۳۵ تاریخ پیشی بمقام کوٹ شاکر برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرض خواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیے

تحریر مورخہ ۱۸/۱۱/۳۵

دستخط چیرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

مسکولین

۱- مسٹر اقبال محمد خانصاحب اوورسیر انچارج ۱۶ ایریا ابزرویٹری اجمیر لکھتے ہیں۔ میں نے مسکولین استعمال کی ہے میں اب پانچ گھنٹہ زیادہ دماغی کام کرسکتا ہوں بیشک اس کو قوت مردانہ اور قوت حافظہ کے لئے خاص طور پر مفید پایا ہے۔ نہایت عجیب بات ہے کہ قلیل عرصہ کے استعمال سے میرا وزن چار پونڈ بڑھ گیا ہے۔ براہ مہربانی ۱۳ گولیاں جلدی بذریعہ وی پی ارسال کریں۔

۲- سید ریاض حسین صاحب بی۔ اے۔ ایل ایل بی اوکاڑہ ضلع منٹگمری تحریر فرماتے ہیں۔ آپ کی دوائی مسکولین نے مجھے بہت ہی فائدہ دیا ہے براہ مہربانی ۴۸ گولیاں اور بذریعہ وی پی ارسال کریں

۳- مسٹر ابراہیم صاحب ہیڈ کلرک ایل اے پی رائزنگ صاحب ایم اے پیرسٹر ایٹ لاء ڈنگوں لکھتے ہیں۔ میں خوشی کے ساتھ آپکو اطلاع دیتا ہوں۔ کہ مدت سے اعصابی کمزوری دائمی قبض اور کمزوری حافظہ میں مبتلا تھا جب سے یہ حیرت انگیز دوائی استعمال کی۔ تمام خرابیاں غائب ہوگئیں۔

قیمت ایک ہفتہ عہ مکمل خوراک چھ روپیہ بامحصول ڈاک

(رجسٹری ٹائٹل نمبر ۱)

اگر آپ کے بھی قوائے جسمانی اور دماغی کسی وجہ سے کمزور ہو گئے ہیں۔ یا چہرہ بے رونق ہوگیا ہو بھوک ننگی ہو۔ غذا اور دودھ وغیرہ ہضم نہ ہو سکتا ہو۔ یا مثانہ کمزور ہو کر سرعت کا مرض ہو۔ یا غدہ قدامیہ کمزور ہو کر بار بار پیشاب ستاتا ہو حافظہ اور فہم جاتا رہا ہو۔ تو اسکو استعمال کرکے زندگی کا لطف اٹھائیں۔ اور ہماری محنت کی داد دیں:

مینیجر سادات دوائی خانہ قادیان محلہ دار العلوم

محافظ اٹھرا گولیاں

اولاد کا کسی کو نہ دنیا میں داغ ہو
اس غم سے ہر بشر کو الٰہی فراغ ہو
پھولا پھلا کسی کا نہ برباد باغ ہو
دشمن کا بھی جہاں میں نہ گھر بے چراغ ہو

جن کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں یا مردہ پیدا ہوں۔ یا حمل گر جاتا ہو۔ اس کو اٹھرا کہتے ہیں۔ اس بیماری کا مجرب نسخہ مولانا حکیم نور الدین صاحب شاہی طبیب کا ہم بناتے ہیں۔ جو نہایت کارآمد اور بے بدل چیز ہے۔ ایکدفعہ منگا کر قدرت خدا کا زندہ کرشمہ دیکھیں:

قیمت فی تولہ سوا روپیہ۔ مکمل خوراک گیارہ تولہ۔ یک [illegible] منگوانے والے سے ایک روپیہ فی تولہ لیا جائے گا:

عبد الرحمٰن کاغانی اینڈ سنز دواخانہ رحمانی قادیان (پنجاب)

پرائیویٹ قطعات اراضی سکنی

محلہ دارالعلوم غربی قادیان میں جامعہ احمدیہ سے جانب غرب اور محلہ دارالرحمت سے جانب شرق بھی چند قطعات قابل فروخت موجود ہیں۔ نرخ اس وقت ۵۰؎ فی مرلہ مقرر ہے مگر سالانہ جلسہ کی تقریب پر یکم نومبر سے ۱۵ جنوری تک بیس فیصدی رعایت دیجائیگی۔ خواہشمند احباب موقعہ پر قطعات دیکھکر خرید سکتے ہیں۔ قیمت بہرحال نقد یکمشت لیجائیگی۔ قطعات مذکورہ بالا کے علاوہ محلہ دارالرحمت دارالفضل اور دارالبرکات میں بھی بعض پرائیویٹ قطعات اس وقت زیر فروخت ہیں۔ جن میں سے بعض بہت اچھے موقع کے ہیں۔ مثلاً احمدیہ سٹور کے پاس محلہ دارالرحمت میں جو پہلا چوک ہے۔ اس کے ساتھ متصل محلہ کے درمیانی بڑے اور لمبے بازار پر یا اس کے قریب محلہ دارالفضل کے وسط میں ہائی سکول کے بہت قریب وغیرہ وغیرہ۔ نیز بعض مکانات اندرون قصبہ زیر فروخت ہیں۔ مثلاً دفتر الحکم والے بازار میں ایک کنال سے زائد رقبہ کا ایک مکان خام اس وقت زیر فروخت ہے ایک مکان پختہ اور وسیع محلہ دارالضعفاء (ناصر آباد) کے ساتھ متصل بھی فروخت ہوتا ہے اور ایک مکان بعد منظور علیشاہ صاحب کے مکان والی گلی میں بکتا ہے۔ خواہشمند احباب ہم سے پتہ دریافت کرکے قیمت کا تصفیہ خود مالکان مکانات کے ساتھ کر سکتے ہیں۔

خاکساران:۔ محمد احمد و عبدالکریم پسران مولوی محمد اسمٰعیل صاحب۔ قادیان

اکسیر حافظ

یہ اکسیر احتباس و بے قاعدگی حیض کے لئے حکمی دوا ہے اس کے استعمال سے سینکڑوں مایوس عورتیں احتباس و بندش حیض دائمی شفایاب ہو کر صاحب اولاد ہو چکی ہیں۔ ضرور رقتہ مفصل حال مرض تحریر فرمادیں۔ علاوہ محصولڈاک قیمت پانچروپے۔

معجون حافظ

اس کا استعمال بحالت حمل ضروری ہے۔ یہ معجون رافع عادت اسقاط یا جن کے بچے پیدا ہو کر دو برس سے زیادہ نہ جیتے ہوں۔ ام الصبیان یا مختلف امراض میں ضائع ہو جاتے ہوں۔ اس معجون کے استعمال سے فرزند پیدا ہوگا۔ اور بفضل خدا عمر طویل پائے گا۔ تجربہ شرط ہے۔ علاوہ محصول ڈاک قیمت عہ

پتہ اردو میں ہونا چاہیئے

حافظ عبدالعلیم گکوڑی خورد ڈاکخانہ
کھنولی۔ ضلع انبالہ

معجون عنبری

یہ دوا دنیا بھر میں مقبولیت حاصل کر چکی ہے۔ ولایت تک اس کے مداح موجود ہیں۔ دماغی کمزوری کے لئے اکسیر صفت ہے جوان بوڑھے سب کھا سکتے ہیں۔ اس دوا کے مقابلے میں سینکڑوں قیمتی سے قیمتی ادویات اور کشتہ بیکار ہیں۔ اس سے بھوک اس قدر لگتی ہے۔ کہ تین تین سیر دودھ اور پاؤ پاؤ ڈیڑھ گھی ہضم کر سکتے ہیں۔ اس قدر مقوی دماغ ہے کہ بچپنے کی باتیں بھی خود بخود یاد آنے لگتی ہیں۔ اس کو مثل آب حیات تصور فرمایئے۔ اس کے استعمال کرنے سے پہلے اپنا وزن کر لیجئے۔ بعد استعمال پھر وزن کیجئے۔ ایک شیشی چھ سات سیر خون آپ کے جسم میں اضافہ کر دے گی۔ اس کے استعمال سے ۱۸ گھنٹے تک کام کرنے سے مطلق تھکن نہ ہوگی۔ یہ دوا رخساروں کو مثل گلاب کے پھول کے سرخ اور مثل کندن کے درخشاں بنا دے گی۔ یہ نئی دوا نہیں ہے ہزاروں مایوس العلاج اس کے استعمال سے بامراد بن کر مثل ۱۵ سالہ جوان بن گئے۔ یہ نہایت درجہ مقوی بھی ہے۔ اس کی صفت تحریر میں نہیں آ سکتی۔ تجربہ کر کے دیکھ لیجئے۔ اس سے بہتر مقوی دوا آج تک دنیا میں ایجاد نہیں ہوئی۔ قیمت فی شیشی عہ

نوٹ:۔ فائدہ نہ ہو تو قیمت واپس۔ فہرست دواخانہ مفت طلب کیجئے۔ ہر مرض کی مجرب دوا منگا لیجئے۔ جھوٹا اشتہار دینا حرام ہے

ملنے کا پتہ:۔ مولوی حکیم ثابت علی محمود نگر لکھنؤ

اس کے پڑھنے سے بہتوں کا بھلا ہوگا!

ناظرین میں نہ تو مشتہار کا حکیم ہوں نہ ڈاکٹر بلکہ ایک معمولی کلرک ہوں۔ بدقسمتی سے میں اپنی جوانی میں عادات قبیحہ کا مرتکب ہو گیا تھا جن کے نتیجہ بد سے میں بالکل بے خبر تھا۔ اچانک عرصہ ڈیڑھ سال کے بعد مجھے ناطاقتی کے نامراد امراض جو اس قبیح عادت کا نتیجہ ہوتے ہیں۔ لاحق ہو گئے۔ بے انتہا شکایتوں کے سبب میرا چہرہ دن بدن لاغر اور زرد ہونے لگا۔ دوست احباب میری پژمردگی کا سبب پوچھتے تھے۔ مگر میں کسی کو اپنی حالت سے آگاہ کرنا مناسب نہ سمجھتا تھا۔ در پردہ لاہور اور دیگر شہروں کے بڑے بڑے ڈاکٹروں اور حکیموں سے جن کے لمبے چوڑے اشتہاروں کی کوئی حد نہ تھی۔ ادویات منگوا کر استعمال کرتا رہا لیکن بالکل بے سود۔ خاک بھی فائدہ نہ ہوا۔ بلکہ علاوہ خرچ کے کئی ایک اور تکلیفوں کا سامنا کر کے بھی مایوس رہنا پڑا۔ اس مایوسی کی حالت میں میں زندہ درگور ہونے کو ترجیح دیتا تھا۔ اتفاقاً خوش قسمتی سے مجھے ایک ملازمت میں نیپال جانا پڑا ۱۹۱۸ء میں لاہور سے نیپال روانہ ہوا اور ایک دو جگہ ٹھہرتا ہوا نیپال کے مشہور شہر کھٹمنڈو میں اترا۔ میرے ساتھ ایک فقیر خضر صورت جو ایک دو روز پہلے کے وہاں مقیم تھے مجھے پوچھنے لگے۔ کہ تم اداس اور تمہاری شکل مریضوں کی سی کیوں ہے۔ میرے پر درد دل نے اس فقیر خضر صورت اور کامل سنیاسی سے اپنا سارا ماجرا کہہ ڈالنے کی ہدایت کی۔ چنانچہ میں نے بےکم و کاست اپنی تمام سرگذشت کا کچا چٹھا بیان کر کے یہ بھی کہہ دیا کہ اب میں اس زندگی سے تنگ آکر خودکشی کرنے پر آمادہ ہوں۔ اس فقیر صاحب کمال نے از راہ شفقت میرے حال زار پر رحم فرما کر ایک نسخہ کھانے کے لئے مقوی گولیوں کا اور دوسرا کمزوری دور کرنے کے لئے مالش کا بتایا۔ چنانچہ میں نے بموجب ارشاد اس صاحب کمال کے چند ایک جنگلی جڑی بوٹیاں اور کئی ایک ادویات بازار سے خرید کر ہر دو جو مرکب گروہر اس صاحب کمال کے تیار کر کے استعمال کرنا شروع کیا۔

ناظرین میں اپنے خدا کو حاضر و ناظر جان کر سچ کہہ رہا ہوں۔ کہ ساتویں ہی روز میری تمام شکایتیں جو ایک ایسے مریض کو لاحق ہوا کرتی ہیں۔ رفع ہونی شروع ہو گئیں۔ اور میں اپنے آپ کو بعید خوش قسمت خیال کرنے کا مستحق ہو گیا۔ اگرچہ مجھ کو چند ہی روز کے استعمال سے نمایاں فائدہ ہو گیا۔ مگر میں نے بموجب ارشاد اپنے محسن کے ۲۱ روز تک پرہیز اور علاج جاری رکھا۔ میں ہر روز تین سیر دودھ باسانی ہضم کر لیتا تھا۔ میرا چہرہ بارونق بدن مضبوط اور بینائی طاقتور ہو گئی۔ اور تمام امراض کافور ہو گئے۔ گویا کبھی ہوئے ہی نہ تھے لاہور واپس آکر باقی ماندہ دوائی کا کئی ایک مایوس الصحت مریضوں پر تجربہ کیا۔ چنانچہ ہر قسم کی کمزوری وغیرہ کے لئے اکسیر سے بڑھکر پایا۔ اب کئی ایک دور اندیش اصحاب کے اصرار پر اور عوام کے فائدہ کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ اشتہار بغرض رفاہ عام دیا جاتا ہے۔ جو اصحاب اس شرمناک اور قبیح عادت کا شکار بن کر اپنے قوی زائل کر چکے ہوں۔ اور سینکڑوں روپے علاج و معالجہ پر صرف کر کے بھی مایوس ہو رہے ہیں۔ وہ اس قلیل القیمت اور سریع التاثیر دوائی کو استعمال صحت یاب ہو جائیں۔ اور خدا کے فضل کے گیت گائیں قیمت صرف لاگت اور خرچ اشتہارات پر بمشکل اکتفا کرتی ہے۔ ذاتی فائدہ بہت کم ملحوظ ہے۔ **قیمت فی شیشی روغن مالش (جو صحت کے لئے کافی ہے) تین روپے آٹھ آنے قیمت مقوی اعصاب نیپالی گولیاں فی شیشی جس میں سات یوم کی ۱۴ خوراک موجود ہیں صرف دو روپے آٹھ آنے (۸/۲)** جملہ امراض مخصوصہ کے مریضوں کے لئے یہ گولیاں از حد مفید ہیں۔ اور مادر زاد کمزوری کے سوا خواہ کسی قسم کی کمزوری کا مرض کیوں نہ ہو تین شیشی مقوی اعصاب گولیاں اور ایک شیشی روغن مالش کافی ہے اس دوائی کے استعمال سے کسی قسم کی کوئی تکلیف نہیں ہوتی۔ اور نہ ہی اس دوائی میں کسی کشتہ وغیرہ کی آمیزش ہے یہی وجہ ہے۔ کہ ہر بوڑھا جوان باسانی بغیر لحاظ موسم کے ان گولیوں کا استعمال کر سکتا ہے۔ اور لطف یہ ہے۔ کہ اس دوائی کے استعمال کے بعد کسی دوائی کی ضرورت نہ رہے گی۔ مکمل بکس کے خریدار کو محصول ڈاک معاف۔ مکمل بکس میں تین شیشی گولیاں اور ایک شیشی روغن مالش ہوگی۔ **مکمل بکس کی قیمت دس روپے** دو بکسوں کی قیمت ۱۹ روپے معمولی کمزوری کے لئے دو شیشیاں نیپالی گولیاں اور ایک شیشی روغن مالش کافی ہے۔ آخر میں یہ ظاہر کر دینا بھی ضروری ہے کہ اس اشتہار کے نکالنے سے میری کوئی ذاتی غرض نہیں ہے۔ اور نہ ہی بفضل خدا مصنوعی یا جعلی اشتہار شائع کر کے پبلک سے روپیہ کمانے کی خواہش ہے۔ بلکہ ہر خاص و عام کے فائدہ کو مدنظر رکھکر اور احباب کے اصرار سے یہ اشتہار بجنسہٖ درج کیا جاتا ہے۔ تندرست اصحاب بھی فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ کیونکہ اس کے استعمال سے بدن میں خون صالح پیدا ہوتا ہے۔ کاہلی اور سستی دور ہو جاتی۔ بدن میں چستی آتی ہے۔ طبیعت ہر وقت ہشاش بشاش رہتی ہے۔ اس لئے وہ تمام مریض جو ہر جگہ سے مایوس ہو چکے ہیں۔ ان گولیوں کا استعمال کر کے فائدہ اٹھائیں۔ یہ ان تمام مخفی دکھوں کا تمام دنیا کی دوائیوں سے عجیب و غریب علاج ہے ضرورت مند اصحاب کو تجربہ کرنا لازمی ہے۔

ملنے کا پتہ

شیخ غلام احمد محلہ پیر گیلانیاں موچی دروازہ لاہور

اخبار زمیندار لاہور

اس کے پڑھنے سے بہتوں کا بھلا ہوگا۔ ہم خوشی کے ساتھ اس بات کا اظہار کرتے ہیں۔ کہ شیخ صاحب کی مشہور و معروف دوائی کے ہزارہا صحت یافتہ لوگوں کے خطوط کے مطالعہ سے اس دوائی کی عظمت اور خوبی پایۂ ثبوت کو پہونچ جاتی ہے۔ مردانہ بیماریوں کے مریض شیخ غلام احمد محلہ پیر گیلانیاں لاہور کی بے نظیر دوائی سے ضرور فائدہ اٹھائیں۔ عرصہ ۱۴ سال سے اس دوائی کا اشتہار ملک کے معزز اخبارات میں شائع ہوتا ہے۔

(منیجر صیغہ اشتہارات) ۳۱ مارچ ۱۹۳۵ء

جناب ڈاکٹر سیٹھارام صاحب

میڈیکل آفیسر

آئی سی۔ ڈسپنسری بادن (حیدرآباد سندھ) میں نے آپ کا وی۔پی جس میں ۳ شیشی نیپالی گولیاں اور ایک شیشی نیپالی تیل تھا۔ وصول کر کے ایک مریض پر تجربہ کیا۔ آپ کی دوائیوں نے مریض کو بالکل تندرست کر دیا۔ مہربانی کر کے ایک پارسل اور روانہ کر دیں۔ میں نے اپنے مریضوں میں آپ کی دوائی کا چرچا شروع کر دیا ہے۔ واقعی اکسیر صفت دوا ہے۔

تجربہ کرنے پر اکسیر

ثابت ہوئی ہیں

جناب شیخ صاحب السلام علیکم کے بعد عرض ہے کہ میں آپکی دوائی جو آپکے شفاخانہ سے لایا۔ وہ گولیاں اور روغن مایوس العلاج مریض پر تجربہ کرنے سے اکسیر ثابت ہوئی ہیں ہم آپکی محنت اور سچائی کے تہ دل سے مشکور ہیں۔ حکیم شیخ عبیداللہ۔ گجرات

جناب حکیم عطاء الرحمٰن صاحب

گوجرانوالہ سے تحریر فرماتے ہیں کہ آپ کی دوائی سے میرے زیر علاج مریض عرصہ ۲ سال سے صحت یاب ہو رہے ہیں۔ میں آپکی دوائی کو اکسیر سے بڑھکر زود اثر مانتا ہوں۔ دو مریضوں کے لئے دو مکمل بکس میرے نام روانہ کر دیں۔

اخبار الاحول

"اس کے پڑھنے سے بہتوں کا بھلا ہوگا" اس عنوان سے ایک اشتہار سالہا سال سے اخبارات میں شائع ہو رہا ہے۔ ہم نے اسے اپنے ایک نہایت ہی مایوس از کار رفتہ دوست پر آزمایا۔ واقعی تیر بہدف پایا۔

جناب ڈاکٹر مکرجی صاحب

پبنا بنگال سے تحریر فرماتے ہیں کہ آپ کی دوائی سے دو مریض اور تندرست ہو گئے ہیں۔ واقعی آپ کی دوائی بہت مفید ہے ایک مکمل بکس ایک مریض کے لئے اور روانہ فرمائیں۔

آپ کی دوا بہت قابل تعریف ہے

جناب شیخ صاحب! السلام علیکم چند یوم ہوئے۔ کہ آپ سے ایک شیشی مقوی اعصاب گولیاں منگا کر استعمال کیں۔ واقعی ان کے استعمال سے میں بالکل ٹھیک ہو گیا ہوں۔ آپ کی دوا بہت قابل تعریف ہے۔

منشی فضل الدین کارخانہ دھاریوال

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

بمبئی ۲۷ نومبر۔ سر رابرٹ کاسلز ہندوستانی افواج کے سے لئے کمانڈر انچیف۔ ۳ نومبر کو سر فلپ چیٹوڈ سے عہدہ کا چارج لے لیں گے۔

عدیس آبابا ۲۷ نومبر۔ حبشہ کے سرکاری حلقوں کی اطلاع ہے۔ کہ اطالوی مکالے کو چھوڑ رہے ہیں۔ اور ایڈی گراٹ کی طرف پسپا ہو رہے ہیں۔

لاہور ۲۷ نومبر۔ ڈسٹرکٹ جج کے احکام کے ماتحت آج مسجد شہید گنج کی جگہ کا فوٹو لیا گیا۔

آکلینڈ ۲۷ نومبر۔ نیوزی لینڈ کے عام انتخابات میں لیبر پارٹی کو اکثریت حاصل ہوئی ہے۔

لاہور ۲۷ نومبر۔ سب ججی کے عہدے کے امیدواران کا امتحان بجائے ۲، ۳، ۴ اور ۵ دسمبر کے ۲، ۳، ۴ اور ۹ دسمبر ۱۹۳۵ء کو یونیورسٹی ہال لاہور میں ہوگا۔

نئی دہلی ۲۷ نومبر۔ آنریبل سر چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کامرس ممبر گورنمنٹ اوف انڈیا ۲۰ دسمبر کو دہلی سے پنجاب کے دورہ کے لئے روانہ ہو جائیں گے۔ آپ ۳۱ دسمبر کو کلکتہ پہنچیں گے۔ وہاں چار یوم کے قیام کے بعد عازم برما ہونگے۔ واپسی پر ٹاٹا نگر۔ جمال پور ہوتے ہوئے آپ دہلی واپس تشریف لے آئیں گے۔ یہ تمام دورہ تقریباً ۲۰ جنوری ۱۹۳۶ء تک ختم ہوگا۔

عدیس آبابا ۲۷ نومبر۔ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ اطالوی فوجیں دلوال کے جنوبی حصے سے خارج ہو گئی ہیں۔ اور حبشی افواج نے ابھی تک گوراہئی اور جرلوجبی پر قبضہ نہیں کیا۔

استنبول ۲۷ نومبر۔ جنگ حبشہ کے بعد سے ٹرکی سے غلہ بہت مقدار میں باہر بھیجا جانے لگا تھا۔ جس سے ملک میں غلہ کا نرخ بڑھ گیا تھا۔ حکومت ٹرکی نے اٹلی کو غلہ کی برآمد بند کر دی ہے۔ اس سے نرخ پہلی حالت پر آ گئے ہیں۔

اسمارہ ۲۷ نومبر۔ ہوسیان پر حبشیوں نے دوبارہ قبضہ کر لیا ہے۔ دست بدست جنگ میں ۲ اطالوی افسر اور پانچ سو سپاہی ہلاک ہوئے۔ تین اطالوی طیارے بالکل تباہ ہو گئے۔

عدیس آبابا ۲۷ نومبر۔ مگرے کی پہاڑیوں کی اوٹ سے راس کا سا اور راس سیوم کی افواج نے اطالوی لشکر پر مشین گنوں سے گولیاں برسائیں۔ اور اطالوی لشکر کو شدید نقصان پہنچایا۔

روما ۲۷ نومبر۔ ایک سرکاری اعلان کے ذریعہ سے اٹلی نے چند شہروں اور نو آبادیات میں طیاروں کی پرواز کو ممنوع قرار دے دیا ہے۔ ان شہروں میں روما قلعہ لیبیا اور دو اور شہر شامل ہیں۔

"البلاغ" قاہرہ رقمطراز ہے کہ جنوبی محاذ پر حبشی افواج میں زبردست اضافہ ہو رہا ہے۔ حبشی جرنیل کا بیان ہے۔ کہ حبشی ایک ماہ کے اندر اندر ایریٹریا اور سمالی لینڈ کو اطالویوں کے وجود سے پاک کر دیں گے۔ شمالی محاذ کے متعلق اس نے کہا۔ کہ وہاں پر بارشوں کا سلسلہ شروع ہوتے ہی حبشی فتوحات کا سلسلہ جاری ہو جائے گا۔

نئی دہلی ۲۷ نومبر۔ سردار کاظمی وزیر خارجہ ایران نے جو کچھ عرصہ سے دہلی میں آئے ہوئے ہیں۔ نمائندہ پریس کے ساتھ گفتگو کرتے ہوئے کہا۔ مجھے شرم محسوس ہوتی ہے۔ جب میں ہندوستان کے بے عمل مسلمانوں کو دیکھتا ہوں۔ جو اپنے طرز عمل سے مذہب کو بدنام کر رہے ہیں۔ ہم نے اپنے ملک میں انسانی دلآزاری کی ممانعت کر دی ہے۔ ہمارے ہاں اگر کوئی دوسرے مذاہب کے افراد کو برا کہے۔ تو اسے سخت سزا دی جاتی ہے۔

انگورہ (بذریعہ ڈاک) حکومت ترکیہ نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ کسانوں کی تعلیم و تربیت کے لئے ہر گاؤں میں ریڈیو لگائے جائیں گے۔ اور ریڈیو کے ذریعہ تقریریں وغیرہ ہر گاؤں میں پہنچائی جائیں گی۔ حکومت آلات ریڈیو کو اپنے خرچ پر لگائے گی۔

قاہرہ (بذریعہ ڈاک) یمن کے وزیر خارجہ اور بہت سے افسروں کے جلاوطن کئے جانے کے سلسلہ میں سنسنی خیز انکشافات ہو رہے ہیں۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ وزیر خارجہ حدیدہ کی بندرگاہ کو اٹلی کے حوالے کرنے کی سازش ولیعہد حجاز نے بے نقاب کر دی۔ جس سے بندرگاہ پر قبضہ کرنے کے لئے مسولینی اپنے عزائم میں ناکام رہا۔

ریو ڈی جنیرو ۲۷ نومبر۔ شہر نٹال میں ابھی تک کمیونسٹ باغیوں کا زور ہے۔ برازیل کے جنگی ہوائی جہاز نٹال جا رہے ہیں۔ جہاں وہ گولہ باری کریں گے۔ ریو ڈی جنیرو میں چھ سو اشخاص کو گرفتار کیا گیا ہے۔

سری نگر ۲۷ نومبر۔ انکم ٹیکس میں تخفیف کے متعلق اسمبلی پاس کردہ رزولیوشن سٹیٹ کونسل نے مسترد کر دیا تھا۔ اس سے ریاست میں بے چینی کی زبردست لہر پیدا ہو گئی ہے۔ معلوم ہوا ہے۔ اسمبلی کے چند ممبر ایک میمورنڈم تیار کر رہے ہیں۔ جس سے اسمبلی کی ساخت اور اس کے اختیارات میں تبدیلیاں کرانا مقصود ہے۔

ٹین سٹین ۲۷ نومبر۔ جاپان کی فوجیں ٹین سٹین پہنچ گئی ہیں۔ چینی فوجوں کی آمد کو روکنے کے لئے گاڑیوں کی آمد و رفت بند کر دی گئی ہے۔ ایک بہت بڑے جنکشن پر بھی جاپان کا قبضہ ہو گیا ہے۔

انگورہ ۲۷ نومبر۔ معلوم ہوا ہے۔ حکومت ترکیہ نے درہ دانیال اور باسفورس کو زیادہ مستحکم کرنے کا ارادہ کر لیا ہے۔ جب کوئی طاقت ترکی یا اس کے کسی حلیف کے خلاف کوئی جارحانہ کارروائی کرے گی۔ تو ترکی افواج اسی وقت میدان میں نکل آئیں گی۔

لنڈن ۲۷ نومبر۔ ۳۴ حکومتوں نے لیگ اوف نیشنز کو اطلاع دی ہے۔ کہ وہ اطالوی مال کی برآمد کا مقاطعہ کر رہی ہیں۔ چھ اور حکومتیں اس پر عمل پیرا ہونے والی ہیں۔ اٹلی کو خام اشیا بھیجنے پر ۲۸ حکومتوں نے پابندی عاید کر رکھی ہے۔ پانچ اور حکومتیں اس پر عمل کرنے والی ہیں۔ ۷ ۴ حکومتوں نے اسلحہ پر قیود عائد کی ہیں۔ اور ۳۴ سلطنتوں نے مالی مقاطعہ کر دیا ہے۔ چار اور سلطنتیں مالی مقاطعہ کرنے والی ہیں۔

روما ۲۷ نومبر۔ اٹلی کے حلقوں میں یہ خیال ظاہر کیا جاتا ہے۔ کہ اٹلی میں پٹرول کوئلہ اور دوسری خام اشیا کی درآمد پر پابندی فوجی نوعیت کے تعزیری اقدام کے مترادف ہو گی۔ چنانچہ مسولینی نے اعلان کیا ہے۔ کہ اٹلی بھی اس کے جواب میں فوجی اقدام کرے گا۔

نئی دہلی ۲۷ نومبر۔ سردار کاظمی ایران وزیر خارجہ اور حکومت ہند کے درمیان ہر دو ممالک کے عام مفادات کے متعلق غیر رسمی گفتگو ہوئی۔ دیگر مسائل کے علاوہ منڈی اور زاہدان کے درمیان ریلوے لائن کی تعمیر کے مسئلہ پر بھی غور کیا گیا۔

کلکتہ ۲۷ نومبر۔ کل بنگال لیجسلیٹو کونسل میں بنگال تحفظ مقروضین بل کے متعلق سیلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ پیش ہوئی۔ یہ بل پنجاب کے بل کی طرز پر مرتب کیا گیا ہے۔

لاہور ۲۷ نومبر۔ سینیئر سپرنٹنڈنٹ پولیس لاہور نے اس سکھ کے جو کل مجروح ہوا تھا۔ حملہ آور یا حملہ آوروں کو گرفتار کرانے والے کے لئے ایک صد روپیہ انعام کا اعلان کیا ہے۔

امرتسر ۲۷ نومبر۔ گیہوں تیار ۲ روپے ۸ آنے چھ پائی۔ نخود تیار ۲ روپے ۲ آنے ۹ پائی۔ سونا دیسی ۳۵ روپے ۱۰ آنے چاندی دیسی ۶۴ روپیہ ہے۔

ٹوکیو کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ مسٹر ہیروٹا وزیر امور خارجہ جاپان نے بذریعہ تار سفیر جاپان متعین چین کو ہدایت کی ہے۔ کہ سر فریڈرک لیتھ روز سفیر برطانیہ متعین چین کو اطلاع دے کہ حکومت جاپان چین کو داخلی قرضہ عطا کرنے میں حصہ نہیں لے سکتی حکومت جاپان کا خیال ہے کہ یہ قرضہ محض ایک خاص چینی طبقہ کے مفاد پر مبنی ہوگا۔ اور چین کی داخلی اور مالی مشکلات میں اضافہ کریگا۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا۔ اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی